صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 20 مئی 2024ء بمطابق 11 ذی القعد 1445 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا O اِعۡدِلُوۡا ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ O اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ O وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّاَجۡرٌ عَظِیۡمٌ O وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَکَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ۔

(ترجمہ): اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ تم انصاف اور عدل سے پھر جاؤ، اور عدل کرو یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، اللہ نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ انکی خطاؤں سے درگزر کیا جائے گا اور انہیں بڑا اجر ملے گا، رہے وہ لوگ جو کفر کریں اور اللہ کی آیات کو جھٹلائیں تو وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔ درج ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب فضل حق، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ظاہر خان، ایم پی اے ایک یوم، جناب جلال خان، ایم پی اے ایک یوم، جناب زاہد اللہ خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب آصف خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب شکیل خان، وزیر مواصلات، ایک یوم، جناب سردار شاہ جہان یوسف صاحب، ایم پی اے، آج سے اجلاس کے اختتام تک، جناب سید فخر جہان صاحب، ایڈوائزر سپورٹس، آج کے لئے، جناب رجب علی عباسی، ایک یوم، جناب انور زیب خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب پختون یار خان، وزیر آبنوشی، تین یوم، جناب ہمایون خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب عبدالکبیر خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب محمد اقبال وزیر، ایم پی اے، ایک یوم، جناب عارف احمد خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ریاض خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب عبدالمنعم صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ارشد ایوب خان، صوبائی وزیر، ایک یوم، جناب مخدوم آفتاب حیدر شاہ، ایم پی اے، ایک یوم، جناب سجاد اللہ، ایم پی اے، ایک یوم، جناب منصور خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ارباب محمد وسیم، ایم پی اے، ایک یوم۔

May the leave be granted by the House?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2022-23 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, to please move Demand No.1. Honourable Minister for Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون، پارلیمانی امور و خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2023ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی حکومت کو صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is: that a sum not exceeding Rs. 30/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2023, in respect of Provincial Assembly.

Since, no cut motion has been moved on Demand No. 1, therefore, the question before the House is that Demand No. 1 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 1 is granted.
The honourable Minister for Law, to please move Demand No. 2.

وزیر قانون، پارلیمانی امور و خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/230 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2023ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم و نسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is: that a sum not exceeding Rs. 230/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2023, in respect of General Administration.

Since, no cut motion has been moved on Demand No. 2, therefore, the question before the House is that Demand No. 2 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 2 is granted.
Demand No. 3. Finance, Treasury and Local Fund Audit: The honourable Minister for Finance, to please move Demand No. 3. The honourable Minister for Finance, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون، پارلیمانی امور و خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/110 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2023 کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is: that a sum not exceeding Rs. 110/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2023, in respect of Finance, Treasury and Local Fund Audit.

Cut Motions on Demand No. 3: Mr. Sajjad Ullah Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Mr. Sajjad Ullah, MPA, please. (Not present) It lapsed. Mr. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, please.

ارباب محمد عثمان خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مہربانی سپیکر صاحب، فنانس ڈیپارٹمنٹ پر بیس روپے کی میں Move کر رہاں ہوں کٹ موشن۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Mr. Ehsan Ullah Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Mr. Ehsan Ullah Khan, MPA, please.

جناب احسان اللہ خان: میں پانچ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five only. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

جناب احمد کنڈی: سر، میں دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Muhammad Riaz, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب محمد ریاض: میں جی سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees hundred only. Ms. Shehla Bano, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3. Ms. Shehla Bano, MPA, please.

Ms. Shehla Bano: Sir, I withdraw all of my cut motions; I withdraw all of my cut motions.

Mr. Speaker: All!

Ms. Shehla Bano: I withdraw all.

جناب سپیکر: ارباب عثمان صاحب۔

ارباب محمد عثمان خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مہربانی سپیکر صاحب، فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بجٹ ایلوکیشن Governance کا ایک ثبوت کی طرح، Evidence ہوتا ہے کہ ایک گورنمنٹ کتنی فعال ہے؟ میں یہ چاہوں گا کہ ہماری جو بھی ایلوکیشن اس میں ہوتی ہے اس کے لئے ایک بجٹ پلان ہو جاتا ہے

لیکن ساتھ ہی یہ چاہیئے کہ اس کا Follow-up بھی ہم کریں اور یہ Ensure کرائیں کہ سال کے بعد ہم نہ آئیں اور یہ دیکھیں کہ Budget as planed spend ہوا ہے کہ نہیں ہوا ہے؟ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ بھی ہم دیکھتے رہیں تو اس میں خاص کر ہماری گورنمنٹ کے جو لوگ ہیں یا ہم نمائندے جو ہیں، ان کو یہ پتہ چلے گا کہ ہمارے پراجیکٹس اور جو Allocate ہم فنڈز ان کے لئے کر رہے ہیں وہ ٹائم پر لگ رہے ہیں اور کیسے لگ رہے ہیں؟ اور اگر صحیح نہیں لگ رہے اور اگر اس میں Lapses آرہے ہیں پیسوں کی وجہ سے، فنڈز کی وجہ سے یا Time Constraint کی وجہ سے تو پھر یہ چاہیئے کہ منسٹر صاحب ان کو Realign کریں۔ اکثر ہم یہاں پر یہ دیکھتے ہیں کہ ہماری بجٹ ایلوکیشن ہو جاتی ہے لیکن پچھلے دس سالوں میں آپ دیکھیں کہ بجٹ کتنی دفعہ Lapse ہو چکا ہے اور پھر ہم یہاں پر پیسے مانگ رہے ہوتے ہیں اور ہمارے پاس جو موجودہ پیسے ہوتے ہیں، وہ بھی ہم Public expenditure میں نہیں کر سکتے ہیں تو مہربانی کریں اس کے پراسیس میں سائنٹیفک طریقہ ہے، منسٹر صاحب کو اس کی معلومات ہونگی کہ اس کی فنانس اور پراجیکٹ مینجمنٹ کے ذریعے کریں اور اس کی یقین دہانی کرائیں کہ جو بھی ایلوکیشن ہم پبلک کے لئے کریں ٹائم پر، Time bound ہو اور Fund bound ہو اور یہ بھی کوشش کریں کہ ہمارا بجٹ Lapse نہ ہو، اگر بجٹ ہم صحیح Spend نہیں کر سکتے ہیں تو اس سے پھر آپ کی Bad governance ہی Show ہو گی اور یہ ایک گورنمنٹ کا بنیادی کام ہے کہ وہ بجٹ Ensure کرائے کہ فنڈ ایلوکیشن ٹائم پر ہو اور اس سے ہمارے اتنے زیادہ جو اخراجات ہیں، جو انٹرسٹ ہے، آپ دیکھیں کہ روپیہ تقریباً سال میں پچیس تیس فیصد کم از کم گر رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس میں بھی ہمیں اس کی بچت ہو اور سپیکر صاحب، ابھی تک ہم نے یہاں پر ERP system اسمبلی میں بھی نہیں لگایا ہوا ہے سر، تو میری یہ درخواست ہو گی کہ آپ یہ سسٹم لگائیں کہ جو ہم اکیسویں صدی میں ابھی بیٹھے ہیں کہ جس کی ہم مینجمنٹ ٹائم پر کر سکیں تو اس میں کچھ بھی نہ ہو تو ہمیں تیس فیصد چالیس فیصد ویسے ہی بچت ہو گی۔ تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی اور اس کو یہ Suggestion ہو گی کہ ذرا Budget planning and execution پر کام کریں کہ فنڈ ایلوکیشن ٹائم پر اور اخراجات کا خرچہ صحیح ہو جائے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سپیکر صاحب، میں بس مختصراً صرف ایک تجویز، ہمارے فنانس منسٹر صاحب ابھی Recently بنے ہیں، اپنا منصب انہوں نے سنبھالا ہے، میں صرف Constitution کے آرٹیکل

163A کی طرف ان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جس میں نیشنل فنانس کمیشن کی جو رپورٹ ہے، وہ Constitutional obligation ہے فیڈرل فنانس منسٹر کی اور پراونشل فنانس منسٹر کی، جو کہ ٹائم پر پراونشل اسمبلی میں Lay نہیں ہوتی، یہ Constitutional obligation ہے سپیکر صاحب، فنانس منسٹر کی پراونشل کی اور فیڈرل کی، اگر فیڈرل والے نہیں بھی پیش کرتے، کم از کم ان کے منصب کے ساتھ یہ ذمہ داری بنتی ہے، یہ لیٹر لکھیں آج اور نیشنل فنانس کمیشن کی جو Biannual report ہوتی ہے جس کی مانیٹرنگ بھی ان کی ذمہ داری ہے کیونکہ ہمارے صوبے کی جتنی بھی فنانسز ہیں، ان کی ڈیٹیل اس فنانشل رپورٹ میں ہمیں ملتی ہے اور یہ ان کی آئینی ذمہ داری ہے، میں ان کو صرف یاد دلانا چاہتا ہوں، یہ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ صوبے کا فائدہ ہوگا، باقی مزید چیزیں آئیں گی، ہم وقت کے ساتھ ساتھ کرتے رہیں گے لیکن مجھے فنانس منسٹر صاحب یہ ایشورنس دیں کہ یہ رپورٹ کب تک پیش کریں گے؟ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو Instruct کریں، یہ Constitutional obligation ہے تمام ممبران کے لئے، یہ آنکھیں کھولے گی کہ ہمارے پیسے کہاں پہ خرچ ہو رہے ہیں، ہمیں این ایف سی میں کتنا ملا ہے، ہمیں سوئی گیس میں کتنا ملا ہے؟ ہمیں رائیلٹی کتنی مل رہی ہے، Straight transfers کتنے ہیں؟ تو یہ مہربانی کر کے مجھے ایشورنس دے دیں کہ یہ کب تک ہوگی؟ اگر فیڈرل والے نہیں کر رہے تو آج Displeasure کا آپ نوٹس دیں کہ بھئی یہ صوبائی اسمبلی اپنے فنانس کمیشن کی رپورٹ مانگتی ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: مسٹر احسان اللہ خان، ایم پی اے۔

جناب احسان اللہ خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اوپر بات کرنا چاہونگا۔ پی ٹی آئی گورنمنٹ کا ہمیشہ سے یہ نعرہ رہا ہے اور عوام میں بھی اس چیز کو ذرا Publicize کیا جاتا ہے کہ ہم لوگ کرپشن کے خلاف ہیں اور بڑی اچھی بات ہے، چیف منسٹر صاحب نے پہلے دن حلف بھی لیا تھا اپنے ممبران سے کہ ہم کرپشن نہیں کریں گے، اللہ کرے وہ سچ ہو۔ میں توجہ دلانا چاہونگا منسٹر فنانس کی کہ آج کل جتنی ریلیز ز ہو رہی ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ سے، ان پر Percentages لی جاتی ہیں چاہے وہ ٹھیکیدار ہوں یا کسی بھی مد میں اس کی Payments ہوں تو جب ٹھیکیدار کا دس پرسنٹ پہلے سے نکل جائے گا تو Quality of work ہے یہ جو کام ہے اس میں کیا ہونا ہے تو Kindly اس کے اوپر کوئی قانون سازی بنائی جائے کیونکہ یہ ایک مگرمچھ بن چکا ہے ہمارا فنانس ڈیپارٹمنٹ جو ہے،

کسی کو بھی پیسے ریلیز کرنے سے پہلے ان سے Percentage مانگی جاتی ہے، تو میری اس طرف فنانس ڈیپارٹمنٹ سے گزارش ہوگی کہ اس طرف توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ آج کل کی بات کر رہے ہیں یا Interim set up کی بات کر رہے ہیں؟

جناب احسان اللہ خان: آج کل کی سر، آج کل ریلیز نہیں ہوتی لیکن سر، یہ آپ کی گورنمنٹ جب پی ٹی آئی کی یہاں پر تھی، تب سے یہ ایک رواج بن چکا ہے کہ یہاں Percentages لی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب وزیر فنانس، محمد ریاض صاحب رہتے ہیں؟ جناب محمد ریاض، ایم پی اے۔

جناب محمد ریاض: جناب سپیکر، میرے Colleagues نے جو باتیں کی ہیں، ایک تو سر، آپ نے بتا دیا سپیکر صاحب، کہ مطلب یہ کہ یہ نگران حکومت کے Setup کی بات ہو رہی ہے یا آج کی، تو میں سر، یہ جو آج کل کوئی مطلب ریلیز نہیں ہو چکی ہے لیکن پچھلی حکومت چاہے نگران میں ہو، چاہے پچھلے دور میں، میں ان دونوں کے بارے میں بات کرونگا، اللہ کرے کہ جو آج یہ حکومت بنی ہے یہ کوئی بہتری لائے، جو کنٹریکٹر حضرات کے ساتھ ہو رہا ہے اور وہ بار بار ہو چکا ہے تو اس لئے اس کے اوپر سر ضروری ہے کہ کچھ ہو جائے۔ تھینک یو، جی۔

Mr. Speaker: Janab Minister Finance, Law

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون، پارلیمانی امور و خزانہ): جی جناب سپیکر، جس طرح کہ یہ سپلیمنٹری بجٹ ہے 2022-23 تو اس لحاظ سے یہ بھی 'کیئر ٹیکر حکومت' تقریباً چھ مہینے اسی Financial year میں گزار کر چلے گئی تھی، جنوری 2023 سے 30th June 2023 تک، تو یہ اسی کا سپلیمنٹری بجٹ ہے اور جہاں تک میرے بھائی نے ریلیزز کی بات کی تو چونکہ پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ، کرنٹ گورنمنٹ جو ہے، اب ہماری ڈیویلپمنٹ، تو اس کے بعد ریلیزز ہونی ہیں تو اس سے پہلے جنہوں نے ریلیزز کی ہیں، وہ ان کو بہتر طریقے سے پتہ ہے کہ وہ کس کی حکومت تھی Caretaker کی، Caretaker کی شکل میں کن کی حکومت تھی، (تالیاں) کون اس میں اپنا حصہ ڈال رہے تھے؟ بہر حال بیوروکریسی کو تو ہم Criticize کر لیتے ہیں جی لیکن Caretaker میں جو پولیٹیکل لوگ تھے اور سر، یہ Own بھی کرتے رہے ہیں کافی جگہوں پر، میڈیا پر ابھی بھی ریکارڈ میں موجود ہے کہ وہ ہماری حکومت ہے، ہمیں منسٹریاں بانٹی گئی ہیں بلکہ Displeasure بھی کافی جگہوں پر دکھایا گیا ہے کہ ہمیں کم منسٹریاں ملی ہیں، باقی پارٹیز کو زیادہ ملی ہیں، تو یہ تو کافی جگہوں پر یہ Own بھی کرتے رہے ہیں ان کی حکومت کو، 'کیئر ٹیکر حکومت' کو، تو یہ تو ان کے کرتوت ہیں، بہر حال ہم اس کو پاس کرنے جا رہے ہیں بوجہ مجبوری کہ ہم نے سسٹم کو

چلانا ہے آگے۔ جہاں تک آنریبل ممبر صاحب نے بات کی، احمد کنڈی صاحب نے، تو اس کو دیکھا جائے گا، پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے، جو ہماری کرنٹ حکومت ہے تو ہمارے ایڈوائزر کی طرف سے تقریباً بارہ لیٹرز فیڈرل گورنمنٹ کو جا چکے ہیں، ہماری جو Outstanding amount ہے، ان کے پاس ہمارے بقایاجات ہیں جو انہوں نے Pledge کئے ہوئے تھے لیکن وہ دینے میں ناکام رہے ہیں، تو اس حوالے سے ان شاء اللہ میں تفصیلاً آپ کو جواب دونگا اس ہاؤس کو جی۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: اس کو میں ووٹ کے لئے ڈال دوں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و خزانہ: اور آخر میں جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کرنا چاہونگا چونکہ یہ سپلیمنٹری بجٹ ہے اور Previous financial year کا ہے 2022-23 کا، تو آنریبل ممبر صاحبان سے میں ریکویسٹ کرنا چاہوں گا کہ اس پہ اگر ہم ٹائم ضائع کرنے کے بجائے آگے بڑھیں اور ہمارا جو Current financial, upcoming financial year کا جو بجٹ آنے والا ہے تو ان پہ سیر حاصل ان شاء اللہ ہم بحث کریں گے اور ان کو پھر ویلکم بھی کرتے ہیں اور اس کو میرے خیال میں ہمیں Speedy اس کا پراسیس کرنا چاہیئے جی۔

جناب سپیکر: جناب کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: میں نے تو پہلے سے Principally کہہ دیا Withdraw ہے لیکن صرف اتنی ایشورنس جو 163A صرف پڑھ لیں اور اس کے اوپر ایکشن لے لیں، صرف Just اتنا، Constitutional obligation ہے کوئی، باقی کچھ نہیں ہے، Withdraw ہے سر۔

جناب سپیکر: جی وزیر محترم۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون، پارلیمانی امور و خزانہ): جی جی، بالکل آپ کا پوائنٹ نوٹ کیا گیا ہے جی اور اس پہ ہم ان شاء اللہ کارروائی کریں گے ضرور۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، ایسا نہ کرلیں کہ کٹ موشنز آپ ساری ہی Withdraw کرلیں اور جن جن بھائیوں نے کوئی بات کرنی ہے تو وہ بات کرلیں، ادھر سے بھی کرلیں، ادھر سے بھی کرلیں، ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Since, all the honorable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 3; therefore, the question before the House is that Demand No. 3 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand No. 3 is granted.

پہلے بات چیت کر لیں، تو پہلے اپوزیشن کی طرف جو بھی کوئی بات کرنا چاہتا ہو، اپنا وہ کدھر ہے؟ علی، آپ بات کرنا چاہتے تھے، آپ علی ہادی صاحب، ایم پی اے۔

جناب علی ہادی: اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

میری عزت کے لئے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں اور میرے فخر کے لئے یہی کافی ہے تو میرا پروردگار ہے، تو ایسا ہی ہے جیسا میں سوچتا ہوں اور مجھے ایسا بنا جیسے تو چاہتا ہے۔

جناب سپیکر! ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے، یقیناً فرسٹ ٹائم ہے لیکن ان شاء اللہ استفادہ کروں گا جناب۔ جناب سپیکر، اس کم عمری میں عوام نے جو بھروسہ، جو اعتماد مجھ پہ کیا ہے، ان شاء اللہ میری کوشش یہی ہو گی کہ میں اپنے عوام کے حقوق کی پاسداری کے لئے آواز بلند کروں اور جس حد تک مجھے جانا پڑے، ان شاء اللہ وہ میں جاؤں گا جناب۔ جناب، مسئلے مسائل بہت زیادہ ہیں لیکن 2021 سے لے کر 2023 تک جناب 'ایک سو اکتیس پلس' قتل ہو چکے ہیں میرے کرم میں جناب، Main جو وجہ ہے And the reason behind it is land disputes، ذاتی دشمنی بھی ہے لیکن Land disputes بھی ہیں جناب، اس کے لئے ایک ایسا حل نکالا جائے کہ Permanent ایک ایسا حل ہو کہ امن بھی برقرار رہے اور ہماری آنے والی نسلیں جو ہیں وہ تسکین و سکون سے زندگی بھی گزار سکیں۔ اس کے علاوہ جناب، جہاں تک ڈی ایچ کیو پاڑا چنار کا مسئلہ ہے جناب، اپ گریڈیشن کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، جناب، اس کا پی سی ٹو Approve بھی ہو چکا ہے And feasibility study has been carried out as well، تھوڑا سا جو مسئلہ ہے جناب، وہ یہ ہے کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں تھوڑا سا Push کرنے کی ضرورت ہے۔ مسئلے مسائل تو جناب، بہت ہیں، لوڈشیڈنگ کا مسئلہ ہے، پانی کا مسئلہ ہے اور اس کے علاوہ Poor sewerage system کا مسئلہ ہے، Disposal کا، کوئی مینجمنٹ نہیں ہے Waste disposal کی جناب، ہمارے یہاں پہ ایک جناب نے ایک بات کی ہے کہ اپر کرم جو ڈی ایچ کیو ہے وہ اچھا ہے، مجھے لگتا ہے، انہیں چار دیواریاں بہت پسند ہیں، میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر انہیں ڈی ایچ کیو اتنا ہی پسند ہے، وہ آکر ہمارا ڈی ایچ کیو لے لیں، مجھے اپنے عوام کے لئے وہی سہولت چاہیئے جو پشاور میں ہے اور جو دوسرے اضلاع میں ہے، میں نہیں چاہتا کہ میرے عوام کرم سے اٹھ کر پشاور جائیں ایک چھوٹے سے مسئلے کے لئے، ایک Example دینا چاہوں جناب، آپ کو یہاں پہ کہ کرم میں زیادہ تر جو

کمائی ہوتی ہے وہ کھیتی باڑی سے ہے، یعنی کہ صاحب استطاعت لوگ وہاں پہ نہیں ہیں جناب، اسی سلسلے میں اگر کوئی بندہ Critical condition میں ہو، کوئی Patient critical condition میں ہو، جو عوام ہیں، صاحب استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے یہ بہت دکھ اور افسوس کی بات ہے، وہ اپنے بچوں کے مرنے کا انتظار کرتے ہیں، اگر جیسے تیسے کمائی اور جیسے تیسے پیسے اکٹھے کریں اور پشاور کی طرف اگر نکل پڑیں تو روڈ کی خستہ حالی ایسی ہے جناب، کہ آدھے سے زیادہ تو راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں، تو جناب میں اپنے عوام کی محرومیوں کا ذکر کیسے نہ کروں؟ اگر آج میں عوام کی محرومیوں کا ذکر آپ لوگوں کے سامنے نہیں کروں گا، اس کرسی پہ بیٹھنے کا تو میرا کوئی فائدہ ہے ہی نہیں جناب۔ اس کے علاوہ جناب، بجلی کا بہت بڑا مسئلہ ہے، یقیناً اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میٹر Permanent ایک حل ہے لیکن جب تک میٹرز نہیں لگتے جناب، تب تک عوام کو وہی ریلیف ملے جو دوسرے اضلاع کو ملتا ہے۔ آخری بات ایجوکیشن کے حوالے سے کرنا چاہوں گا۔ جناب، ایجوکیشن کا بہت بڑا مسئلہ ہے، مسئلے مسائل بہت ہیں۔ ایجوکیشن کا جو مسئلہ ہے جناب، یہ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جو کرنٹ سکول ہیں وہ بھی بند ہونے کو آرہے ہیں، ٹیچرز کی Availability نہیں ہے، آخر یہ بچے آگے ترقی کیسے کریں گے، آگے جائیں گے کیسے؟ 2024 میں ہم بیٹھیں ہوئے ہیں، بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ ابھی بھی ہم پانی مانگ رہے ہیں، ابھی بھی ہم روڈ مانگ رہے ہیں جبکہ باتیں یونیورسٹیز تک ہونی چاہیئے، دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے لیکن ہم ابھی بھی پانی سے نہیں نکلے ہوئے، ہم ابھی بھی روڈ سے نہیں نکلے ہوئے، ہم ابھی بھی ہاسپیٹل سے نہیں نکلے ہوئے۔ جناب، میری مدد کیجئے کہ میں اپنے کرم کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے کر جاؤں۔ جناب، آخری بات اور آپ کی زحمت میں تمام کرنا چاہوں گا، جناب، کم عمر ترین نمائندہ ہونے کے ناطے یہاں پہ جب بات قوم کی آتی ہے، پاکستان کی آتی ہے تو ہمیں پارٹی کی جو سیاست ہے جناب، اسے پس پشت ڈال کر ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے، اپنے قوم کے لئے، اپنی آنے والی نسل کے لئے، ان شاء اللہ امید ہے کہ پیار و محبت کے ساتھ، بھائی چارے کے ساتھ ہم آگے بڑھیں گے، اپنی قوم کے لئے، اپنے علاقے کے لئے تاکہ تاریکی سے نکل کر ہمارا علاقہ روشنی کی طرف جائے۔ والسلام و علیکم ورحمت اللہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب ملک لیاقت خان۔

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی): شکریہ، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، یہ دو تین دن سے پاکستان بلکہ پورے جنوبی ایشیا میں ایک مسئلہ ہے، کرغزستان میں ایک مسئلہ بن گیا ہے ہمارے

سٹوڈنٹس کے لئے، ادھر حقیقتاً مصر، Egyptian کوئی سٹوڈنٹ ہے، اس کا کوئی مسئلہ ہو گیا ہے لوکل لوگوں کے ساتھ اور پھر وہ لوکل سارے نکل کر انہوں نے ہمارے سٹوڈنٹس کا جینا حرام کر دیا ہے، اب بھی بہت سارے ویڈیوز ہمارے پاس ہیں کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے باہر سے تالے لگا کر اندر بھوک کی حالت میں اور پیاس کی حالت میں زندگی جی رہے ہیں، مجبوری یہ ہے کہ جی ادھر پولیس بھی اس کی کوئی سپورٹ نہیں کرتی ہے اور جو لوگ ہاسٹل میں ہیں ادھر تو لوگ پہنچ گئے ہیں لیکن بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ وہ ہاسٹلوں میں نہیں ہیں، وہ پرائیویٹ رومز وغیرہ ایسے لیے ہوئے ہیں تو وہ بچے اب بھی محصور ہیں۔ میں تو خصوصاً وزیر اعلیٰ صاحب خیبر پختونخوا علی امین خان گنڈاپور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے تو بروقت اس پہ ایکشن لے کر پروازیں بھی شروع کر دیں اس کے لئے لیکن وہ پروازیں کم ہیں، میں اس ایوان کے توسط سے وفاقی گورنمنٹ سے یہ استدعا ہے میری کہ ادھر بہت ساری پروازیں متعین کرے تاکہ، ادھر کم از کم دس ہزار سٹوڈنٹس تو ہمارے پاکستان کے ہیں، تو دس ہزار سٹوڈنٹس تو دس، پانچ یا پندرہ بیس فلائٹس سے تو نہیں ہو سکتے ہیں اور صوبہ خیبر پختونخوا سے تو علی امین خان نے پورے پاکستان کی ذمہ داری اٹھائی ہے لیکن اتنے وسائل ادھر نہیں ہیں، تو میری وفاقی گورنمنٹ سے یہ استدعا ہے کہ وہ ہمارے سٹوڈنٹس کے لئے جلد از جلد کوئی حل نکالے اور ان سٹوڈنٹس کی زندگی کا تحفظ دے کیونکہ وہ ادھر اسی بناء پہ جی رہا ہے کہ ابھی کوئی آئے گا اور بہت سارے ایسے جو سٹوڈنٹس ہیں، جو گرلز ہیں، ان کی عزتیں ادھر محفوظ نہیں ہیں، تو اس لئے میں اس ایوان کی طرف سے، ان سارے آنریبل ممبرز کی طرف سے وفاقی گورنمنٹ سے یہی مطالبہ کرتا ہوں آپ لوگوں کے توسط سے کہ اس کا فوری حل نکالیں اور ہمارے سٹوڈنٹس کی زندگی کو تحفظ دیا جائے۔ مہربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب مینا خان وزیر تعلیم۔ یہ مینا خان صاحب کا نمبر جو ہے۔ یہ مائیک آن کر دیں۔

<u>جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر سر۔ ملک لیاقت صاحب نے بہت Valid point اٹھایا ہے اور واقعی یہ ایسا ہی ہے، کرغزستان کے اندر جو سٹوڈنٹس ہیں، جو پاکستانی ہیں، وہاں پہ جو واقعات پیش آئے ہیں، اس میں ان کو بڑی تکالیف ہیں، وہ تقریباً تین دنوں سے وہاں محصور ہو گئے ہیں ہوسٹلوں کے اندر، کمروں کے اندر اور Even ان کو کھانے تک کیلئے چیزیں نہیں مل رہیں اور Initially جب یہ ایشو ہوا تو اس کے اوپر فیڈرل گورنمنٹ جیسے انہوں نے فرمایا، انہوں نے اور ایمبیسی نے بڑی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا اور یہاں تک کہا گیا کہ حالات بالکل کنٹرول

میں ہیں، ایسا کوئی ایشو نہیں ہے لیکن ہم نے اور خصوصی طور پہ سی ایم صاحب نے اس ایشو کو اٹھایا، ایمبیسی کے ساتھ رابطہ کیا فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اور فارن آفس کے ساتھ رابطہ کیا اور ان سے تمام تر لوازمات کے لئے ہدایات بلکہ مطالبہ کیا لیکن جب بات نہیں بنی، سر، ہم نے پروازیں سٹارٹ کر دی ہیں اور وہ پروازیں نہ صرف خیبر پختونخوا کے عوام اور سٹوڈنٹس کیلئے ہیں بلکہ پورے پاکستان کیلئے ہیں، Initially ان کیلئے دو پروازیں جو کہ خصوصی پروازیں ہیں، ایک آج جائے گی وہاں سے سٹوڈنٹس اور باقی لوگ لے کر آئے گی اور ایک کل جائے گی، اس کے لئے ایک Toll free number جو ہے اور لوگ بھی اس کیلئے مختص کئے گئے ہیں اور جو لوگ وہاں سے آنا چاہتے ہیں Voluntarily، اس کے اوپر وہ رجسٹرڈ کر سکتے ہیں اپنے آپ کو، اور "پہلے آؤ پہلے پاؤ" کی بنیاد پہ یہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر اس کے بعد بھی کوئی آنا چاہتا ہے تو خیبر پختونخوا کی حکومت ان کو Facilitate کرے گی اور اس کیلئے Already فنڈز بھی ریلیز کئے جا چکے ہیں ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو، تو سر، ہم اپنے طور پہ کر رہے ہیں لیکن یہ ہے کہ ملک لیاقت صاحب کی بات یہ بھی ٹھیک ہے کہ یہ سارے پاکستانی ہیں، چاہے وہ خیبر پختونخوا کے ہوں یا باقی صوبوں کے ہوں، تو فیڈرل گورنمنٹ کو بھی اس کے اندر Part ادا کرنا چاہیئے اور ان لوگوں کو فوراً وہاں سے Vacate کرنا چاہیئے۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ نمبر آپ شیئر کر دیں ہاؤس کے ساتھ بھی، میڈیا کو دیا ہوا ہے؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: وہ Already سر، ویڈیو کے اوپر، سوشل میڈیا کے اوپر تمام لوگوں کے ساتھ ہوا اور اس وقت تک ہمارے پاس چھ سو سٹوڈنٹس اور پاکستانی رجسٹرڈ ہو چکے ہیں، باقی کی رجسٹریشن کیلئے بھی وہ Portal open ہے۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب ڈاکٹر امجد صاحب، ڈاکٹر امجد صاحب کا مائیک On کر دیں بھائی۔

<u>جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ)</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ کل ایک افسوس ناک واقعہ ہوا ہے ہمارے پڑوسی ملک ایران میں، اس کے جو صدر صاحب ہیں، ابراہیم رئیسی صاحب اور ان کے وزیر خارجہ، ان کیلئے دعا مغفرت کی جائے ہاؤس میں، ان مغفرت کیلئے دعائے مغفرت دعا کی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب ڈاکٹر صاحب، دعا کریں آپ۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: اچھا سپیکر صاحب، اس سلسلے میں جو لیاقت صاحب نے کہا ہے، اس میں چونکہ ملاکنڈ ڈویژن کے بہت سے سٹوڈنٹس ہیں اور ہمارے ساتھ وہ رابطے میں ہوتے ہیں، تو کل صبح میں نے بھی سی ایم صاحب کو یہ پیغام بھیجا تھا کیونکہ ان کے جو فوٹوز اور Visuals تھے وہ جو وہاں پہ ہمارے سٹوڈنٹس تھے انہوں نے مجھے رات کو بھیجے تھے، پرسوں رات کو، تو یہ بات ان کی ٹھیک ہے لیکن یہ اگر فلائیٹ، کیونکہ ابھی تک چھ سو لوگوں کی رجسٹریشن KP سے ہو چکی ہے سٹوڈنٹس کی اور جب ایک جہاز جائے گا تو میرے خیال میں تین سو تک سٹوڈنٹس اس میں آئیں گے اور یہ سارے پاکستان کیلئے ہے، تو یہ بھی ایک بہت افسوسناک واقعہ ہے، تو اس کی جو فلائیٹس ہیں تو ان کو اگر بڑھا دیا جائے کیونکہ سٹوڈنٹس اور ان کے والدین بہت زیادہ تکلیف و تشویش میں ہیں، بار بار ہمیں بھی میسجز آتے ہیں، ان سٹوڈنٹس کے بھی آتے ہیں وہاں سے، تو میرے خیال میں یہ ایک بہت بڑا سانحہ بھی ہے اور ہمارے سٹوڈنٹس جو وہاں پڑھتے ہیں، میڈیکل کی تعلیم، تو اس کے لئے جس طرح لیاقت صاحب نے کہا تو میں بھی اس کو Endorse کرتا ہوں کہ اگر اس کی جو فلائیٹس ہیں، ان کو بڑھا دیا جائے اور ہم فیڈرل گورنمنٹ سے بھی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہ بھی ان کیلئے کچھ کرے کیونکہ یہ فیڈرل سطح کا واقعہ ہے اور جو وہاں پہ کرغستان میں جو ہماری ایمبیسی ہے اور جو ایمبیسیڈر اور ان لوگوں کی جو ویڈیوز سٹوڈنٹس کی آتی ہیں، ان کا جو وہاں پہ رویہ تھا، بہت خراب رویہ سٹوڈنٹس کے ساتھ ان کا رہا اور انہوں نے جو سٹوڈنٹس آئے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ جو Visuals تھیں، جو ویڈیوز تھیں، جو ہمارے ساتھ وہاں پہ ظلم ہو رہا ہے، تو وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے ایمبیسیڈر صاحب کہہ رہے تھے کہ اس کو دبا دیا جائے، تو یہ ہمارے لوگ ہیں، ہمارے سٹوڈنٹس ہیں، وہاں پہ پڑھتے ہیں پھر ہمارے لئے یہاں پہ آتے ہیں، تو میرے خیال میں یہ قابل مذمت ہے، تو میں اس کی بہت زیادہ مذمت کرتا ہوں اس کی اور کوشش کروں گا کہ ان شاءاللہ ہماری صوبائی گورنمنٹ اس کی جو فلائیٹس ہیں، ان کو بڑھا دیا جائے، جو ہمارے وہاں پہ سٹوڈنٹس ہیں، ان کے والدین جو یہاں پہ تشویش میں مبتلا ہیں تاکہ ان کی بھی دادرسی ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ہم اپنے برادر اسلامی ملک جس طرح ڈاکٹر امجد صاحب نے کہا کہ ان کے جناب صدر رئیسی صاحب، وزیر خارجہ صاحب اور دیگر ساتھیوں کا جو حادثہ ہوا ہے، اس میں ہلاکت پر ہم سارے افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور ایران اس وقت اس خطے میں بڑا ایک اہم Role ادا کر رہا ہے اور ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ جناب خامنائی صاحب اور ان کی جو سپریم کمانڈ ہے تو اس خلاء کو احسن طریقے سے پر کر سکیں گے اور دیگر

جو ہم اسلامی ممالک ہیں، ان کے ساتھ جو پڑوسی ہیں، اس کے ساتھ ان کے اچھے تعلقات اسی طرح برقرار رہیں گے۔ جناب اپوزیشن لیڈر صاحب۔

<u>جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف):</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ جو پوائنٹ Colleagues نے Raise کیا، کرغستان میں جو کچھ ہوا، یقیناً افسوس ناک واقعہ تھا، جس طرح ہوا وہ بھی سب کو پتہ ہے کہ Non-Pakistani کے ساتھ سب سے پہلے شروع ہوا، پھر یہ Extend ہوا سب جتنے بھی Foreigners ہیں، ان کے ساتھ واقعات ہوئے اور اسی ٹائم سے فیڈرل گورنمنٹ نے Proper action لیا، فلائیٹس شروع کیں، آپریشنل فلائیٹس چل رہی ہیں اور ساتھ ساتھ C-130 کا آپریشن بھی کل سے شروع ہے، Daily basis پر ہوگا ادھر ایمبیسی میں، ابھی جو ایمبیسی ہے کرغستان کی، فارن سیکرٹری بھی بھیجا ہے گورنمنٹ نے، وہ بھی موجود ہے، باقی سٹاف بھی موجود ہے، Contact numbers بھی شیئر کئے ہیں، جو Willing ہیں تو آنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے فلائیٹ کی ایشورنس فیڈرل گورنمنٹ دے چکی ہے اور اگر پراونشل گورنمنٹ اپنی طرف سے بھی کچھ کرنا چاہتی ہے، میں اس کو بھی Appreciate کرتا ہوں لیکن یہ Responsibility ہم سب کی ہے، As a nation ہم سب کی ہے، وہ ہمارے بچے ہیں، جس صوبے سے بھی Belong کرتے ہیں اور جہاں سے بھی Belong کرتے ہیں، تو ابھی Delegation موجود ہے ادھر، اس کو Assist کر رہے ہیں، کل وزٹ بھی ہوا ہے، کل Ambassador plus وہاں کے جو ڈپٹی پرائم منسٹر ہے، وہ سارے ہاسٹل بھی جا چکے ہیں، ہر جگہ کا وزٹ بھی کیا ہے، ابھی حالات پرسکون ہیں لیکن کچھ سٹوڈنٹس ہیں جو Resistant ہیں، کہہ رہے ہیں ہم نہیں جانا چاہتے ہیں Because of their degrees ہمیں Course complete کرکے تب جائیں گے، جو Willing ہیں، جو آنا چاہتے ہیں، کوئی ایشو نہیں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے، جو فیڈرل گورنمنٹ نے چار فلائیٹس چلائی تھیں، Initially، تو یہ بھی میں Agree کرتا ہوں کہ سٹوڈنٹس کی وہاں جو Strength ہے، وہ Almost ہے کوئی گیارہ ہزار کے لگ بھگ لیکن وہ گیارہ ہزار میڈیکل سٹوڈنٹس نہیں ہیں، یہ میڈیکل یونیورسٹی میں واقع ہوا ہے لیکن جو Surrounding بھی ہیں اس کیلئے گورنمنٹ کی Open offer ہے کہ جو بھی آنا چاہتے ہیں تو گورنمنٹ اپنے Expenses پر وہ سب کو لانے کیلئے تیار ہے، First come, first serve والی پالیسی ہے، اس میں کوئی ایشو نہیں ہے، پہلے یہ لوگوں نے جو ویڈیوز دی تھیں، جو بچوں نے دی تھیں، جو

سٹوڈنٹس نے دی تھیں کہ ایئرپورٹ تک جانے میں ایشوز ہیں، تو کل وہ Patrolling بھی تین دفعہ ہوئی ہے، یہ Rehearsal بھی ہوچکی ہے، ہمارے Employees بھی ساتھ تھے، آفیشلز جو پاکستان سے گئے تھے، وہاں کی سیکورٹی ایجنسیز کے لوگ بھی تھے، یہ Three time Rehearsal بھی ہوچکی ہے کہ راستے میں کوئی Mob کوئی لوگ جو Agitation کررہے ہیں، جو لوگوں کو، سٹوڈنٹس کو تنگ کررہے ہیں، تو اس طرح کوئی Incident تو نہیں ہے تو الحمد للہ اس طرح کچھ نہیں ہے لیکن گورنمنٹ Committed ہے، اس کو لانے میں کوئی ایشو نہیں ہے، اگر کچھ ہو تو ہمارے ساتھ شیئر کرسکتے ہیں، ان شاء اللہ وہ فلائیٹس زیادہ کرنے کیلئے بھی فیڈرل گورنمنٹ Committed ہے کہ اس کو واپس لائے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اچھی بات ہے کہ پراونشل اور فیڈرل گورنمنٹ دونوں جو ہیں اس چیز کو دیکھ رہی ہیں، باریک بینی کے ساتھ دیکھ رہی ہیں ہم دونوں گورنمنٹ کو، اس پہ Appreciate کرتے ہیں۔ جناب میاں محمد عمر صاحب، ایم پی اے۔

<u>میاں محمد عمر:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، آنریبل سپیکر جناب، میں یہاں Elect ہونے کے بعد چونکہ یہ میری پہلی سپیچ ہے، میں سب سے پہلے، اپنے لیڈر اپنے مرشد عمران خان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور اپنے صوبائی صدر کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھ جیسے نوجوان ورکر کو چنا، انتخاب کیا، مجھے ٹکٹ دیا اور نوشہرہ کے عوام کا میں بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے ووٹ دیا اور مجھے اپنے والد مرحوم میاں جمشید الدین کی جگہ یہاں اسمبلی میں بھیجا تاکہ میں نوشہرہ میں ان کی نمائندگی، اس اسمبلی میں نوشہرہ کی نمائندگی کرسکوں۔ جناب سپیکر، کچھ پوائنٹس پہ بات کرنا چاہونگا، آج یہاں جتنے میرے معزز ممبران بیٹھے ہیں جناب سپیکر، یہ تمام ممبران کوئی عام جنرل الیکشن لڑ کر نہیں آئے، ہر ایک آنریبل ممبر کے سینے میں ظلم اور جبر کی ایک طویل داستان ہے، ہر ایک ممبر نے، کسی نے خاندان پہ، کسی نے مال پہ، کسی نے کاروبار پہ، کسی نے اولاد پہ جناب سپیکر، Compromise کیا، آٹھ نو مہینے گھروں سے باہر رہے، ہر طرح کا پریشر برداشت کیا اور میں ان کو داد دیتا ہوں، خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ یہ عمران کے وہ سچے سپاہی ہیں کہ یہ کھڑے رہے، ڈٹے رہے، جھکے نہیں، بھاگے نہیں اور آج یہاں اس اسمبلی میں اس فلور پہ یہاں بیٹھے ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، بجٹ کی بات چل رہی ہے، یہ بجٹ بھی اس صوبے کی تاریخ میں سیاہ ترین الفاظ میں لکھا جائے گا۔ جناب سپیکر، جو ہم نے استعمال نہیں کیا، جو غیر قانونی

طور پر بھرتیاں ہوئیں، کرپشن ہوا، Constitutional obligatory جناب سپیکر، ہم یہ گھونٹ بھی زہر کا ہم پی لیں گے، ہم کسی اور کا گند اپنے سر پہ لے کر ہم اس کو بھی جناب سپیکر، پاس کریں گے لیکن صرف اور صرف اس وجہ سے کیونکہ یہ قانون اور آئین کی یہ Requirement ہے، نہیں تو یہ جنہوں نے استعمال کیا، ان کا وجود ہی غیر آئینی تھا۔ جناب سپیکر، نو(9) مئی پہ جناب سپیکر، بات ہوتی ہے، کوئی کہتا ہے معافی مانگیں، کوئی کہتا ہے کہ غلط ہوا، صحیح ہوا جناب سپیکر، یہ تمام معزز ممبران بیٹھے ہیں، میں ان معزز ممبران سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دس پندرہ ایم پی ایز اٹھ کر کینٹ میں داخل ہو کر مجھے دکھائیں، نہیں داخل ہو سکتے جناب سپیکر، میں خود لاہور میں رہا ہوں، آپ جب ایم ایم عالم لبرٹی سے Cross ہو کر When you go towards Corps Commander House راستے میں خورشید عالم پولیس لائن آتی ہے، تین چار ہزار پولیس Any time وہاں پہ موجود ہوتی ہے No one tries to stop the mob, no one tries to stop the mob، ایک جتھا جو کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ پی ٹی آئی کا ہے، وہ جاتا ہے، آپ کے پاس اتنی فورس ہے، پہلے تو آپ صوبائی وزیر بھی ہوں اور آپ اگر سرکاری گاڑی میں نہ ہوں، آپ کینٹ میں داخل نہیں ہو سکتے جناب سپیکر، ہم پہ تھوپا گیا، آٹھ نو مہینے ہمیں ذلیل کیا گیا جناب سپیکر، میں بذات خود اگر اپنی بات کروں، میں چھ مہینے جناب سپیکر، اپنے گھر نہیں گیا، میری بوڑھی ماں چھ مہینے تک میری راہ دیکھتی رہی جناب سپیکر، میں اور آپ شاید دو تین مہینے ساتھ رہے ہیں ایک ہی گھر میں ایک ہی چھت تلے اور مشکل ترین وقت میں ہم وہاں رہے ہیں۔ جناب سپیکر، میری ماں کو فون کیا جاتا تھا کہ تم اپنے اکلوتے بیٹے کو کھو دو گے، جناب سپیکر، میں سلام پیش کرتا ہوں، اس ماں کو جس نے مجھ سے یہ حلف لیا کہ جو بھی ہو جائے تم حق اور سچ کے ساتھ کھڑے ہو گے اور جناب سپیکر، ہم کھڑے رہے (تالیاں) اور وہ وقت، وہ وقت ہم نے جیسے گزارا، وہ ہمیں پتہ ہے جناب سپیکر، اس صوبے میں ایک بندے کو منتخب کیا گیا تھا، جناب سپیکر، بچپن سے سنتے آ رہے ہیں Pakistan is a democratic state, Pakistan is a democratic state، کتابوں کی حد تک باتیں ہیں، جناب سپیکر، ڈیموکریٹک سٹیٹ میں عوام کے حق رائے کو سب سے اوپر رکھا جاتا ہے جناب سپیکر، یا تو پیروں تلے روندھ دیا جاتا ہے، یہاں تو عوام کی بات کو یہاں پہ سنا نہیں جاتا، کوئی ایک کاغذ پکڑا دیتے ہیں کہ آپ جائیں اور آپ اسمبلی میں بیٹھ جائیں، جناب سپیکر، پورا پروٹوکول دیا گیا، اس صوبے کی بیوروکریسی کو اس آدمی کے تابع کیا گیا جناب سپیکر، اور وہ آدمی لسٹیں دیتا تھا کہ کس کس ممبر کے ساتھ کس کس حد تک آپ نے

زیادتی کرنی ہے کس کے گھر جانا ہے، کس کی بیوی کو چھیڑنا ہے، کس کی ماں کو چھیڑنا ہے، کس کے کاروبار خراب کرنے ہیں، کس کو خود اٹھانا ہے، وہاں سے جی لسٹ جاتی تھی اور اس فرعونیت کا آغاز نوشہرہ سے تھا اور جناب سپیکر، میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ اللہ الحق ہے اور انسان ایک پروگرام بناتا ہے، ایک منصوبہ بناتا ہے، اللہ بادشاہ دوسرا بناتا ہے اور آج وہ نہیں ہے جناب سپیکر، آج اس کی جگہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس اسمبلی میں بھیجا ہے اور میں فخر سے یہ بات کرتا ہوں جناب سپیکر، کہ آج فرعونیت کا دور ختم ہوا، آج عمران خان کا ایک سپاہی وزیراعلیٰ ہے، آج عمران خان کا وہ ورکر وزیراعلیٰ ہے جو جھکا نہیں، جو رکا نہیں، جو ڈٹا رہا جناب سپیکر، ہر طرح کے، ہر طرح کے مظالم وہ سہتا رہا جناب سپیکر، آج آپ جائیں تو سی ایم ہاؤس میں ایم پی ایز کی بے عزتیاں نہیں ہوتیں، آج آپ جائیں تو سی ایم ہاؤس کے گیٹ پہ آپ کو میٹنگ کا ٹائم نہیں لینا پڑتا، (تالیاں) یہی ہوتا ہے جو 'ورکر راج' ہوتا ہے جناب سپیکر، (تالیاں) اور آج علی امین گنڈا پور کی صورت میں جناب سپیکر، 'ورکر راج' ہے اور ان شاء اللہ میری اپوزیشن کے معزز آنریبل ممبرز ایک بات کرتے ہیں، میں اپنی تقریر Windup کرتا ہوں کہ ہم نے کیا کیا جناب سپیکر، ہم نے جو کیا اپنے عوام کے لئے کیا اور خیبر پختونخوا کے عوام Politically پورے پاکستان کے عوام میں سب سے زیادہ Wise ہیں اسی لئے کیونکہ وہ ایک بار سلیکشن کرتے ہیں، دوبارہ نہیں کرتے اور الحمد للہ خیبر پختونخوا کے عوام نے عمران خان کو تین بار مینڈیٹ دیا ہے، یہ ہماری پرفارمنس ہے، یہ ہماری کارکردگی ہے اور جس کے لئے کرنی ہے جناب سپیکر، وہ ہمیں لا رہے ہیں۔ میں اپنی تقریر کا اختتام اس شعر سے کرنا چاہتا ہوں کہ:

ظلمت کی اس نگری میں جہاں خوف کے بادل چھائے ہوں
جہاں تلخ ہوائیں چلتی ہوں جہاں خون کی ہولی ہوتی ہو
جہاں ماؤں کو گھسیٹا جاتا ہو جہاں بزدل حاکم بیٹھا ہو
جہاں کالے بھیڑیے رہتے ہوں
جہاں چاندنی کے رکھوالے بھی سورج کے شر سے ڈرتے ہوں
جہاں چادر چار دیواری اور عزت کی پامالی ہو
جہاں مٹی سے محبت کی غداری ہو
وہاں وحشت کے ایوانوں میں
ایک قیدی سب پہ بھاری ہے

ایک قیدی سب پہ بھاری ہے

(تالیاں)

پاکستان زندہ باد، عمران خان پائندہ باد۔

جناب سپیکر: جناب ملک محبوب شیر صاحب، ایم پی اے۔

جناب محبوب شیر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر، اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ خان کی محبت اور حلقے کے پیار و محبت اور سپورٹ کی وجہ سے آج میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔ جناب سپیکر، بہت بحث ہوئی بجٹ پر اور جتنی شاہ خرچیاں Caretaker government نے اپنے ٹائم پہ کیں تو اس کا بوجھ ہمارے کاندھوں پر آ گرا جناب سپیکر، تو یہ تو برداشت سے باہر ہے۔ یہ بجٹ جو ہوتا ہے یہ ہمیں پابند بناتا ہے کہ ہم بجٹ کو پاس کریں کیونکہ قانون ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ بجٹ آپ کو پاس کرنا ہے ہر شکل میں، مگر جناب سپیکر، Caretaker government کی حدود میں یہ نہیں آتا کہ وہ ترقیاتی کام کرے، اس لئے جناب سپیکر، اس کے لئے کمیٹی بنائی جائے اور اس کو قانون کے کٹہرے میں کھڑا کر کے اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسا اقدام نہ کر سکے۔ جناب سپیکر، اگر بات میں اپنے حلقے یا سابق فاٹا کی کروں تو ایک طرف انگریز کے کالے قانون کا خاتمہ ہوا اور ہم صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم ہوئے تو دوسری طرف بہت سے مسائل نے ہمیں جکڑ لیا، ان میں سے ایک این ایف سی ایوارڈ تھا جو ہمیں یہ کہا گیا تھا کہ آپ کو ملے گا۔ دوسرا جی جناب، جناب سپیکر، Regularization کا مسئلہ تھا اور تیسرا جناب سپیکر، یہ فاٹا کے انضمام کے بعد ہمیں یہ کہا گیا تھا کہ آپ کو سو (100) ارب روپیہ ملے گا مگر ابھی تک جناب سپیکر، KP کے علاوہ کسی صوبے نے ہمیں یہ حصہ نہیں دیا۔ جناب سپیکر، کچھ مسئلے ایسے ہیں کہ ہم ان پر بالکل Compromise نہیں کرتے، ایک تو بجلی کا مسئلہ ہے، ضلع مہمند میں بجلی نہ ہونے کے برابر ہے، دو گھنٹے اور ایک گھنٹہ اور وہ بھی دس اور پندرہ منٹ کے وقفے سے جناب سپیکر، اس لئے ہمارے ایک طرف تو ورسک ڈیم 1966 میں بنا ہوا تھا اور دوسری طرف ابھی مہمند ڈیم بن رہا ہے مگر جناب سپیکر، ہمیں تو سہولت نہیں دی گئی مگر ضرورت بھی ابھی باقی ہے، ہمارے ضلع مہمند کی بات کروں جناب سپیکر، وہ کربلا بنا ہوا ہے کیونکہ ادھر بجلی بالکل نہیں ہے جناب سپیکر، اور لوگ دور دور سے پانی اپنے کندھوں پر لاتے ہیں جناب سپیکر۔ دوسرا جناب سپیکر، ٹیکس جب فاٹا ضم ہوا تھا تو سرتاج عزیز فارمولے کے تحت پانچ سال کے لئے ہمیں پانچ سال تک Tax free zone قرار دیا گیا تھا مگر جناب سپیکر، اس میں ایک شرط یہ بھی

تھی کہ ایکس فاٹا جدید سہولت سہولیات سے آراستہ کیا جائے گا مگر جناب سپیکر، ابھی تک یہ وعدہ ایفا نہ ہو سکا، اس لئے جناب سپیکر، ابھی ہمارا مطالبہ ہے کہ ایکس فاٹا کو پانچ سال تک Tax free zone قرار دیا جائے تاکہ وہ جدید سہولتوں سے آراستہ ہو جائے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مسئلے تو بہت زیادہ ہیں، امن و امان کا مسئلہ ہے، ایجوکیشن کا مسئلہ ہے، ہیلتھ کا مسئلہ ہے مگر سب سے اہم مسئلہ جناب سپیکر، جو آج کل توجہ کا مرکز ہے وہ یہ کہ خاصہ دار فورس کا انضمام ہوا تھا لیکن احتجاج ابھی بھی وہ احتجاج پہ مجبور ہیں جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے ان کو شہداء کی فیملی کا مسئلہ ہے، ان کو سینیارٹی کا مسئلہ ہے، ان کی پرموشن کا مسئلہ ہے اور ابھی تک جناب سپیکر، وہ حل نہیں ہو رہا، اس لئے جناب سپیکر، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا مسئلہ جلد از جلد حل کر دیا جائے کیونکہ ادھر امن وامان بھی بہت خراب ہے اور وہ ابھی تک وہ ڈی پی او کے آفس میں تالے لگے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، ایک بات جو میں اپنے مرشد کے لئے کرتا ہوں اور یہ پورا جو ایوان ہے، اس سے یہ مطالبات کرتا ہوں کہ عمران خان کو جلد از جلد قید سے آزاد کیا جائے اور دوبارہ وزیراعظم کی کرسی پہ بٹھایا جائے تاکہ ہماری محرمیاں دور ہو سکیں جناب سپیکر۔

(تالیاں)

اب یہ ایک شعر بھی اس کو Dedicate کرتا ہوں:

دا نہ چې ګنې زه د خائست خریدار نه ووم
خو زما سره د مصر په بازار کښې دهاندلی اوشوه

تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں جناب لطف الرحمان صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں، کافی دنوں بعد آپ کو دیکھا، بہت خوشی ہوئی، اگر آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں، اچھا جناب محمد ریاض صاحب۔

<u>جناب محمد ریاض:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں Settlement بندوبست کے بارے میں کچھ بات کروں گا ضلع کرم کے حوالے سے۔ جناب سپیکر، وہاں پر اب بندوبست شروع ہے لیکن سست روی کا شکار ہے، اس کو تیز کیا جائے۔ سپیکر صاحب، انگریز دور حکومت سے وہاں پر کچھ بندوبست موجود بھی ہے جو کرم کا تقریباً تین ڈویژن پر مشتمل ہے، کرم سنٹرل، کرم لوئر، کرم اپر کرم، تو وہاں پر جناب سپیکر، دو سب ڈویژن میں تھوڑا

ساتقریباپچاس ساٹھ پرسنٹ وہ موجود ہے اور سنٹرل کرم میں بالکل ایک کلومیٹر تک مطلب کچھ بھی نہیں ہے، ایک موضع بھی نہیں ہے، تو جناب سپیکر، میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ کی حکومت کو یہ ضروری ہے کہ بتادوں کہ سنٹرل کرم کے لوگ جو ہیں، انگریز دور حکومت کے جو کاغذات مال بن گئے ہیں، بندوبست بنا ہے، اس کے اوپر ان کے اعتراضات ہیں کیونکہ میں خود لوئر کرم کا ہوں، میرا بندوبست موجود بھی ہے لیکن سنٹرل کرم کے لوگ جو ہیں وہ اس کو اس لئے نہیں مانتے، کہہ رہے ہیں کہ ہم نے انگریز کو بھگایا ہے، جب ہم نے انگریز کو بھگایا ہے تو یہ ہمارے اوپر Implement کیا جاتا ہے تو یہ ہماری ریکویسٹ ہے کہ اس کے اوپر توجہ دی جائے، ایک علیٰحدہ سا ایک طریقہ کار بنا دیا جائے تاکہ وہاں پر کوئی یہ جو میرے Colleague نے بتادیا، علی ہادی بھائی نے کہ وہاں پر کوئی شیعہ سنی کے فسادات نہیں، ہمارا کرم اس کے اوپر مشہور ہے کہ وہاں پر شیعہ سنی فسادات بہت زیادہ ہیں لیکن جناب سپیکر، وہاں پر صرف اور صرف زمینی اعتراضات پر اور اس طرح کے شاملاتی رقبوں پر اور اس کے اوپر ظلم ہو رہا ہے، تو جناب سپیکر، یہ ضروری ہے کہ اس کے لئے الگ سے کوئی وہ طریقہ کار بنادیا جائے اور اس کو تیز کیا جائے اور کچھ بندوں کے اوپر اعتراضات بھی ہیں، اس کو ذرا اٹائٹ کیا جائے تاکہ وہ کوئی مسئلہ نہ کھڑا کردیں۔ دوسری بات جناب سپیکر، خاصہ دار فورس جو پولیس میں ضم ہو چکی ہے، اس میں سے تقریباً سوا ایک سو پچاس (100/150) کے قریب میرے ضلع سے ہے اور اس طرح قبائلی اضلاع میں تقریباً چھ سو پلس (+600) کے قریب وہ ابھی تک ضم نہیں ہوئی، تو اس کو بھی پولیس میں ضم کیا جائے، وہ لوگ ابھی تک پھنسے ہوئے ہیں تو اس کے لئے بھی ایک طریقہ بنادیا جائے تاکہ وہ بھی ضم ہو جائیں۔ جناب سپیکر، میں ٹل پاڑاچنار روڈ جو Trade route ہے، Transit route ہے اور خرلاچی بارڈر تک، جناب سپیکر، اس کے لئے فنڈر کھا گیا تھا 2020 میں، اس کی Supervision بھی بن چکی ہے، Feasibility بھی تیار ہو چکی ہے اور اس کے علاوہ تقریباً دو مرتبہ یہ اخبار میں آیا ہے اس کے اوپر ٹینڈر کے لئے، تو جناب سپیکر، اس کی ایلوکیشن بہت زیادہ کم ہے، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے پی اینڈ ڈی سے میری ریکویسٹ ہے کہ اس کی ایلوکیشن کو بڑھادیا جائے، میں نے ڈائریکٹر (پی کے ایچ اے) سے میٹنگ کی تھی تو اس میں جناب سپیکر، مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ بارہ سال میں مکمل ہو گا، وہ کہہ رہے تھے کہ اس کی ایلوکیشن بہت زیادہ کم ہے، تو جناب سپیکر، کوئی ٹھیکیدار اس کے لینے کے لئے تیار نہیں ہے تو اس کی وہ بڑھادی جائے ایلوکیشن تاکہ لوگ ٹھیکیدار اس کو لے لیں اور اس کے اوپر کام ہو۔ میں جناب سپیکر، Sorry کچھ ضروری بات ہے جو ریلیف سے Related ہے، سروے

کے بارے میں، وہ سر، اس کا سروے ہو چکا ہے جناب سپیکر، کئی سالوں سے وہ ابھی تک پڑا ہے، ایک تو میں سر، ڈیمانڈ کروں گا کہ ضلع کرم میں اس کے اوپر ایک اس کا وہ بھی کیا جائے تاکہ کچھ لوگ اس میں زیادتی کر رہے ہیں، اس کی بھی ہو جائے انکوائری، اور اس کے علاوہ جو باقی ہیں، ان سب کو ریلیز کیا جائے تاکہ وہ لوگ 2008 سے لے کر ابھی تک IDPs اپنے گھروں میں چلے جائیں اور کچھ آبادی کریں تاکہ وہ اپنے علاقوں کو آباد کر لیں اور دوسری بات جو میرے Colleague نے بتادی، میں پاڑا چنار ہاسپٹل کے بارے میں، تو شاید اس کو برا لگا ہو گا تو میں اس کو واپس لیتا ہوں، کرم پاڑا چنار ہسپتال کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس کو Up grade کیا جائے لیکن سب ڈی ایچ کیو ہسپتال صدہ سارے Merged اضلاع میں یا میں تو Settled area کی بھی بات کروں گا کہ میں نے Six hundred plus OPDs کا بتایا تھا، آپ کے آفس میں ہیلتھ میں کئی مرتبہ اس کی رپورٹ آچکی ہوگی تو اس کے لئے دیکھ لیں، اگر ضروری ہے، اگر میں نے صحیح ڈیمانڈ کی ہے تو پھر اس کو ڈی ایچ کیو ہسپتال بنایا جائے، اگر نہیں ہے تو میں بالکل نہیں مانگ رہا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، ریاض خان، Sum up کریں جی۔

<u>جناب محمد ریاض:</u> چلو ٹھیک ہے سر، بجلی کے بارے میں، ایجوکیشن کے بارے میں جناب سپیکر، بجلی کے بارے سب کے بارے میں کر لی ہے تو چلو بعد میں کریں گے، .Thank you so much

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بجلی کی بات ساروں نے کر لی ہے، سب نے کر لی ہے۔ جناب شفیع اللہ جان، ایم پی اے، شفیع اللہ جان صاحب کا مائیک On کریں بھئی_ ساؤنڈ کنٹرول، وہ دوسرا مائیک On کر دوناں، اس پہ بات کر لیں گے، ساتھ والا۔

<u>جناب شفیع اللہ جان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔وَتَوَاصَوۡا بِٱلۡحَقِّ وَتَوَاصَوۡا بِٱلصَّبۡرِ۔

"بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے اور حق پر رہنے والوں کے ساتھ ہے" سب سے پہلے شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج اس آواز کے پیچھے جو آپ سن رہے ہیں اور میرے معزز Colleagues اور مہمان جو اس وقت اس ایوان میں موجود ہیں، اس آواز کے پیچھے تحریک انصاف اور عمران خان کا ٹکٹ ہے۔ جناب سپیکر، میرا یہاں تک پہنچنا اور یہاں کھڑے ہو کر اس ایوان میں اپنی بات کرنا، اس کے پیچھے کوہاٹ کے عوام کا ووٹ، تحریک انصاف کی تمام تنظیموں کی سپورٹ اور سی ایم علی امین گنڈا پور صاحب کا اعتماد تھا جنہوں نے مجھے ٹکٹ الاٹ کیا اور اس کے بعد کوہاٹ کے عوام نے مجھے منتخب کرا کے یہاں پر بھیجا،

ان کا مقدمہ لڑنے کے لئے، لیکن جناب سپیکر، آج یہ میری پہلی سپیچ ہے اس فلور پہ جناب، جیسے کہ بجٹ پہ کافی دن بحث ہوئی، اپوزیشن کی بنچز سے بھی ہوئی، حکومتی بنچز کے ممبران نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا، جناب، میں صرف ایک چیز کہنا چاہوں گا کہ یہ حالات کا آپ اس کو ستم کہیں کہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہم اس بجٹ کو پاس کرائیں گے، وہ بجٹ جس میں Interim government کے منسٹرز نے جن کو میں Interim government کہتا ہی نہیں ہوں، پی ڈی ایم کی گورنمنٹ میں اپنی کرپشن کے شاخسانے، انہوں نے نوکریوں کو بیچا، پینتالیس سو (4500) نوکریوں کو انہوں نے بیچا اور گیارہ سو ارب روپے کی کرپشن انہوں نے ان پچھلے نو مہینوں میں کی، لیکن حالات کا تقاضا یہ ہے اور یہ ہماری آئینی ذمہ داری ہے کہ جو بجٹ ہم نے استعمال نہیں کیا، ہم وہ پاس کریں گے، ہم اس صوبے کو آگے لے جانے کے لئے وہ بجٹ پاس کریں گے لیکن ان گیارہ سو ارب روپے کا حساب بھی ان سے لیں گے اور جو انہوں نے پینتالیس سو (4500) نوکریاں بیچیں، اس کا حساب ان شاءاللہ ان سے لیں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، میرے معزز رکن کنڈی صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، یہ اپنی سپیچ میں ہمیشہ ڈیموکریسی کی بات کرتے ہیں، آئین کی بات کرتے ہیں، اچھی بات ہے، کرنی چاہیئے، جمہوریت کے چیمپئن بنتے ہیں لیکن بد قسمتی سے جب Interim government اس صوبے میں آئی جو کہ نوے دن کے لئے آئی تھی، انہوں نے نو مہینے گزارے، جس میں انہی پارٹیوں کے لوگ تھے اور یہ ٹی وی شوز پہ لڑتے تھے کہ میرے اتنے وزیر ہیں اور آپ کے اتنے وزیر ہیں، اس ٹائم انہوں نے آئین کے لئے، ڈیموکریسی کے لئے کوئی آواز نہیں اٹھائی۔ جب یہ اپوزیشن میں چلے جاتے ہیں تو ان کو آئین اور ڈیموکریسی یاد آجاتی ہے جبکہ یہ اقتدار کے مزوں میں ہوتے ہیں تو ان کو نہ آئین یاد آتا ہے، نہ ڈیموکریسی یاد آتی ہے اور میرا یہ ماننا ہے کہ اس ملک میں ایک تحریک انصاف ہی واحد ڈیموکریٹک پارٹی ہے، آج اس پارٹی کا چیئرمین وزیر اعظم عمران خان کا رشتہ دار نہیں ہے، آج اس صوبے کا سی ایم وزیر اعظم عمران خان کا رشتہ دار نہیں ہے، آج اس کرسی پہ جو سپیکر بیٹھے ہیں وہ عمران خان کے رشتہ دار نہیں ہیں، یہ ایک Truly democratic party ہے جو ورکر کو سپورٹ کرتی ہے، ورکر کو آگے لاتی ہے اور عام آدمیوں کو ایوان میں بھیجتی ہے کیونکہ عام آدمیوں کو، عام لوگوں کو عام مسائل حل کرنے میں بہتر طریقے سے ان کو پتہ ہوتا ہے کہ کس طرح عام لوگوں کے مسائل حل ہوتے ہیں، تو واحد اس ملک میں اگر ایک ڈیموکریٹک پارٹی ہے تو واحد تحریک انصاف ہے جس کے لیڈر عمران خان ہیں جو جلد ان شاءاللہ واپس آرہے ہیں۔ جناب سپیکر، میں نو (9) مئی

پہ بات کرنا چاہوں گا جناب سپیکر، نو(9) مئی کس نے کروایا، کیسے ہوا؟ آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ ایک Facts Finding Committee بنائیں اور اس میں اس بات کا تعین کریں کہ نو(9) مئی سے فائدہ کس نے اٹھایا، نو(9) مئی سے سب سے زیادہ فائدہ کس کو ہوا؟ نو(9) مئی میں کس جماعت پر پابندی لگانے کی سازش ہوئی، نو(9) مئی میں کس جماعت کو توڑنے کی سازش ہوئی؟ نو(9) مئی میں کس جماعت کے کارکنوں کو جیل میں ڈالنے کی سازش ہوئی، نو (9) مئی میں کس جماعت کے لوگوں کو زبردستی پریس کانفرنس اور ویڈیو کروا کر پارٹی چھڑوانی ہوئی؟ جناب سپیکر، مجھے جب کوہاٹ سے اٹھایا گیا، بنوں جیل لے جایا گیا تو مجھے 'چھ بائی چھ' (6x6) کی چکی میں انہوں نے بند کیا، رات کو انہوں نے مجھے اٹھایا اور ایک Cell میں لے کر گئے، وہاں پہ جو لوگ موجود تھے جناب سپیکر، آپ کی توجہ چاہتا ہوں، وہاں پہ جو لوگ موجود تھے وہ Directly فون کال پہ Defective CM ان کے ساتھ لائن پہ تھا اور وہ مجھے کہتے تھے کہ آپ کا بیٹا فلاں سکول میں پڑھ رہا ہے، آپ کی ماں کی عمر ستر (70) سال ہے ایسا نہ کریں تو جناب سپیکر، وہ مجھے کہتے ہیں کہ آپ ایک ویڈیو میسج ریکارڈ کر لیں اور Defective CM سے بات کر لیں اور آپ گھر چلے جائیں، تب میں ان کو کہتا تھا کہ میں نے اپنے والد کو تحریک انصاف کے جھنڈے میں جوا کی بانڈہ کی قبرستان میں دفن کیا ہے، میں ان کی قبر کی مٹی کو نہیں بیچ سکتا، میرا جینا مرنا عمران خان اور تحریک انصاف کے ساتھ ہوگا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، ایک معزز رکن کہتی ہے کہ جی ہم ان سے نو(9) مئی کا حساب لیں گے، نو(9) مئی کا حساب ہم آپ سے لیں گے، نو(9) مئی کو میری پارٹی نے چودہ شہداء دیئے ہیں، کون اس چودہ شہداء کا حساب دے گا، کس نے ہمارے چودہ شہیدوں کو شہید کیا، کون تھے وہ لوگ؟ تو یہ وہ ساری باتیں ہیں اور جناب سپیکر، ایک اور بات کہ تاریخ بڑی بے رحم ہے، تاریخ بڑی بے رحم ہے، جب تاریخ لکھی جائے گی تو وہ لوگ جو حق کے ساتھ کھڑے تھے، ان کو سنہرے حروف میں لکھا جائے گا اور وہ لوگ جو ایک طاقتور اور طاقت کے ذریعے اس ملک پر مسلط ہونا چاہتے تھے، تاریخ ہمیشہ ان کو اچھے الفاظ میں یاد نہیں کرے گی۔ جناب سپیکر، آخر میں کہ جو آٹھ فروری کو اس ملک میں انقلاب آیا، آٹھ فروری کو تحریک انصاف نے پورا ملک Sweep کیا، چاہے وہ سندھ پنجاب ہو، KP ہو، بلوچستان ہو لیکن بدقسمتی سے باقی تین صوبوں میں فارم سینتالیس کے ذریعے ریزلٹس چینج کئے گئے، واحد یہ صوبہ تھا جس میں پختون نوجوانوں نے، میری ماؤں نے، بہنوں نے، بزرگوں نے ووٹ بھی دیا، ووٹ کے تحفظ کے لئے کھڑے بھی رہے، RO کے آفس کے سامنے کھڑے رہے، جب تک اپنے عمران خان کے

امیدوار کا فارم سینتالیس نہیں لیا وہ RO office کے سامنے کھڑے تھے، تو یہ وہ واحد صوبہ تھا جس نے ووٹ کا تحفظ کیا اور یہ میرے Right پہ جو میرے اپوزیشن کے اراکین بیٹھے ہیں جو فارم سینتالیس کی پیداوار ہیں، ان کو بھی یہ میسیج ہے کہ بہت جلد، بہت جلد آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ عمران خان کس بلا کا نام ہے؟ ان شاءاللہ زبردستی آپ سے یہ سیٹیں واپس لیں گے۔ (تالیاں) اور اپنے فارم پینتالیس پہ جو جیتے ہوئے لوگ ہیں، وہ اس ایوان کے رکن بنیں گے۔ جناب سپیکر، آخر میں میں اپنے حلقے کے حوالے سے ایک بات کروں گا۔ جناب سپیکر، آٹھ فروری کو جب الیکشن ہوا، آٹھ فروری کو جب الیکشن ہوا تو اس صوبے میں بجلی کا بحران پیدا کیا گیا جناب سپیکر، میرے کوہاٹ سٹی میں آج کل بیس سے بائیس گھنٹے لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے اور جناب سپیکر، میں اس ایوان کے توسط سے ایک پیغام بڑا Clear کرنا، بڑا Clear پیغام دینا چاہتا ہوں کہ بڑی سادہ سی بات ہے کہ بجلی کی ترسیل اس صوبے سے ہوتی ہے، جب اس صوبے میں بجلی نہیں ہوگی، جب اس صوبے کے لوگ اندھیرے میں بیٹھیں گے تو پنجاب کے لوگ بھی اندھیرے میں بیٹھیں گے، یہ بات بڑی Clear اور واضح ہے، جو میرے وسائل ہیں وہ پہلے میں استعمال کروں گا پھر آگے جائیں گے۔ جناب سپیکر، آخر میں میرے اپوزیشن کے بنچوں نے ہمارے منصوبے پہ بڑی بات کی، بڑی تکلیف ہے ان کو بی آر ٹی سے، بڑی تکلیف ہے ان کو صوبائی موٹروے سے، بڑی تکلیف ہے ان کو صحت کارڈ سے، تو یہ پیغام بڑا واضح ہے کہ ان شاءاللہ ہم ڈی آئی خان موٹروے بھی بنائیں گے، یہ حکومت ہم بی آر ٹی کا جال بھی آگے بڑھائیں گے، ہم صحت کارڈ میں مزید چیزیں Add کریں گے، اگر ان کو تکلیف ہوتی ہے عام آدمی کی Facilities سے تو ان کو ہوتی رہے، ان شاءاللہ ان شاءاللہ تحریک انصاف یہ تیسری بار گورنمنٹ میں ہے، چوتھی، پانچویں اور چھٹی بار بھی تحریک انصاف اس صوبے میں اپنی حکومت بنائے گی۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت بہت شکریہ، تھینک یو۔ جناب اورنگزیب خان، ایم پی اے

<u>جناب اورنگزیب خان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ ہماری دوسری سپیچ ہے اور آج میں کوشش کروں گا کہ اپنی مادری زبان پشتو میں تقریر کرونگا کیونکہ ہمارے جو علاقے کے لوگ آئے ہیں ڈسٹرکٹ اورکزئی کے، وہ Uneducated ہیں، اتنی ان کے پاس ایجوکیشن نہیں ہے، نو د دې وجې نه به زه نن خپل تقرير پښتو کښې کوم۔ سپيکر صاحب، کله نه بجټ تقريرونه شروع دی، د ېکښې هيڅ شک نشته چې هر يو ممبر هغه د خپلې

علاقې فریاد اوکړو او چې کله بجټ راځی، د غریب عوام ډیر غټ تمنا وی، دې غریب عوام ته به په دې بجټ کښې څه وی خو بد قسمتی سره لکه څنگه زمونږه ټول معزز ممبرانو دا خبره اوکړه، کله دا نگران حکومت راغلو، د نوے (90) ورځو په ځائے باندې هغه کالونه واړول نو د صوبې داسې حال ئے جوړ کړو چې نن دا بجټ مونږ پاس کوؤ نه زړه نه، خو دا زمونږه یو مجبوری ده، نو بغیر بجټ مونږ یو د ابو بوتل هم نه شو اغستے۔ زه دا هم شکریه ادا کوم، زماتعلق ډسټرکټ اورکزئیPK-94 سره دے، څنگه هغه ورځ وزیر اعلیٰ صاحب خبره اوکړه چې ایکس فاټا سره کوم زبان شوے وو، نن هغه ایکس فاټا هغه زبان نه محرومه ده او که دوئ ته حلقې ته مونږ خپل حق ورنکړو نو دا علاقه به هر ټائم دلدل کښې پهنساؤ وی او دلدل ترې نه نشی وتلې خو زه دا هم منم دا اپوزیشن چې څومره ناست دی، Leader of the Opposition هم دا خبره کړې ده چې زه ایکس فاټا سره شانه بشانه د دوئ حقوق د پاره سفر کوم، نو جناب سپیکر، مونږ ټول ایکس فاټا والا تقریباً درې څلور ممبرانو سپیچ اوکړو تاسو واوریدو، زه خپله د اورگزئی خبره درته کوم چې کله مونږ په آپریشن کښې خپل کورونه پریښودل، پریښودل، قلعه غوندې غټ غټ کورونه صرف د پاکستان د پاره، خو بدقسمتئ سره نن نه دی آباد، هغه سروے چې شوې دی، څلور څلورلکهه روپئ چې ئے ورکولې، نیمو خلقو ته ملاؤ دی، هغه سروےIncomplete دی، نو مهربانی د اوکړے شی چې دا First of all دې هغوی ته خپل حق ورکړے شی۔ زما اورگزئی قوم اتلس قومه باندې مشتمل قوم دے، اوس سپیکر صاحب، د خیبر نه اونیسه تر کرم پورې زما اخری حدود دی، مربع کلومیټر باندې ډیره غټه علاقه ده خو دومره قدرتی حسن نه مالامال دے ته سوچ نه شې کولے خو بدقسمتئ سره سکول ئے نشته، کالج ئے نشته او که کوم شته دی، لکه څنگه زمونږ یو نوجوان ممبر خبره اوکړه چې صرف باؤنډری وال بهر نه کسه (گوره) چې عالی شان سکول دے، عالی شان کالج دے خو حقیقی معنو کښې نه هغې کښې سټاف شته، هیڅ څه پکښې نشته، یو سهولت نشته بجلی نشته، بد قسمتئ سره خو چې کله زمونږ صوبه کښې حکومت راغلے دے، وفاق ناروا لوډ شیډنگ په ټول KP کښې شروع کړے دے چې نن هر ممبر ژاړی، که

هغه اپوزیشن دے که هغه حکومت بنچ کښې دے ، هغه په ژړا دے ، ته په الله باندې یقین اوکړه چې نن زمونږ دا حال دے سپیکر صاحب، چې په خپلو علاقو کښې ایکس فاټا کښې یوه گهنټه بجلی ده، هغه هم پندره منټ راځی، مختلف تقسیم دے چې سړے خپل موبائل ورسره نشی چارج کولے ، د ظلم انداز ته گوره، نو سپیکر صاحب، زمونږ تاته دا اپیل دے چې په دې باندې دې ایکشن واغستے شی او هغې نه ئے غټه خبره دا ده چې کله زمونږ انضمام کیدو نو سو بلین روپئی چې کوم دوئ سالانه مونږ سره وعده کړې وه نو دې د پاره ایکس فاټا عوام دا منتظر دی او په انتظار وو چې دا علاقه به ترقی کوی خو بدقسمتئ سره صرف او صرف تش کاغذونو کښې ذکر کړے وو، په گراونډ باندې هیڅ نشته، نو زه دې هاؤس نه دا تپوس کوم چې کله انضمام کیدو، ما هغه ورځ هم دې سپیچ کښې دا خبره اوکړه، هغه په کوم شرطونو شوے دے نن ټول ایکس فاټا تیره (13)هغه ناست دی، دلته په دې هاؤس کښې ایم پی ایز صاحبان ناست دی، زه هر یو ته دا گزارش کوم چې مهربانی اوکړه چې څو پورې زمونږ ایکس فاټا زمونږ سره ئے وعدې نه وی پورا کړی، په قلار کښینی، دا زمونږ حق دے ، وعده شوې ده، په هر حالت کښې مونږ خپل حق به اخلو، چې څو پورې مونږ ته خپل حق نه وی را کړے ، یک یو KP ورکوی، وفاق ته پنجاب نه ورکوی، هغه نه ورکوی، سندھ نه ورکوی، بلوچستان نه ورکوی، بیا دا انضمام کیدو ولې؟ نو جناب سپیکر، مونږ ته ډیرې غټې مسئلې دی، چې څو پورې مونږ ته دا فنډ نه وی ریلیز شوے ، زمونږدا مسئلې حل کیږی نه، نو هر ټائم به مونږ په ژړا یو، نو بهترین خبره دا ده چې مونږ ته دې خپل حق را کړے شی او که دا حق ئے رانکړو، مونږ هغې پورې په قلار نه کښینو، چې ترڅو پورې دا حق مونږ ته نه وی ملاؤ شوے۔ آخیری کښې زه دا خبره کوم سپیکر صاحب، چې د یکس فاټا مسئلې خو دومره ډیرې دی او وسائل ئے ډیر زیات کم دی، نو که دا وسائل مونږ ته ملاؤ نه شو چې کومې وعدې شوې وې نو دا علاقه به همیشه د پاره محرومه پاتې وی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اورنگزیب خان، Sum up کړه۔

<u>جناب اورنگزیب خان:</u> جی ان شاءالله۔ نو جناب سپیکر، زمونږ آخیری کښې بیا دا مطالبه ده چې زمونږ هر یو کار لکه څنگه تاسو ته پته شته، پندره دن نه زمونږ

خاصه دارو ذکر یو دے ایم پی اے صاحب اوکړو، هغه سره په احتجاج وو، زه پخپله و رغلم نو آئی جی پی صاحب مونږ ته دا ګارنټی راکړه چې ان شاءالله زر تر زره به په دې حق کښې فیصله کوؤ آئنده چې هره خبره دې ترڅو پوری زمونږه احتجاج نه وی راوتلے زمونږ مسله نه حل کیږی، نو سپیکر صاحب، دا مهربانی-----

Mr. Speaker: Thank you.

جناب اورنګزیب خان: نو سپیکر صاحب، دا مهربانی کوؤ د ایکس فاټا بانډی رحم اوکړو چې کومې شوې وعدې وی هغه ورته پوره کړو۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: اوشو اورنګزیب خان، تهینک یو۔ ملک ګل ابراهیم خان۔

جناب ګل ابراهیم خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ د ټولو نه اول زه د خپل رب شکر ګزار یم، د هغې نه بعد د قائد انقلاب جناب عمران خان صاحب او د تحریک انصاف لیډرشپ صوبائی او مرکزی چا چې ماته ټکټ راکړو، زه د خپلې حلقې دعوامو شکریه ادا کوم چې هغوی زه منتحب کړم او نن جناب سپیکر صاحب، په دی صوبائی اسمبلئ کښې زه دلته موجود یم، جناب سپیکر صاحب، زمونږ نه مخکښې ټولو معزز ارکان چې کوم دی د صوبائی اسمبلئ، هغوی په دې سپلیمنټری بجټ باندې تفصیلی خبره اوکړه او جی زه خو به دا اووایم چې یره دا بجټ چې کوم دے د دې پاس کول څکه نه دی پکار، چې تیر شوی نګران حکومت چې په دېکښې کومې ګهپلې کړې دی جی، خصوصاً بیا زما په حلقه کښې جی هلته فلډ راغلے وو په 2022 کښې او د هغه فلډ د پاره اکیاون (51) کروړ روپئی چې کوم دے د روډونو بحالولو د پاره او د بریجونو د پاره چې کوم دے هغه ټینډر شوې وې خو هغه اکیاون (51) کروړ روپئی چې کم دی نګران حکومت د هغې چې کوم وزیران وو، هغه پیسې هغوی خوړلی دی۔ جناب سپیکر صاحب، که زه دا اووایم زما د داسې حلقې سره تعلق دے PK-11 چې جنت نظیر علاقه ده او هغې کښې کمراټ دے، سیدګئی ده، جهاز بانډه ده او ورسره کشوره ده، دا علاقې چې کم دی د ټورازم د پاره زه دا وایم چې په ایشیاء کښې دومره ښکلې حلقه دغه نشته دے دا ایریا، خو د بدقسمتئ نه جی نن که تاسو هلته جی هغه حلقه کښې اوګوری جی،

په 2010 کښې چې فلډ راغے نو هم هلته ټول روډونه او بریجونه ختم شو، بیا په 2022کښې چې کوم فلډ راغے جی، د هغې نه په دې مینځ کښې چې کوم کار شوے وو، هغه مکمل تباه شو او ختم شو۔ جناب سپیکر صاحب، نن چې کوم د ے دغه د تیر شوی د تحریک انصاف حکومت، جناب سپیکر صاحب، قائد انقلاب د تحریک انصاف تیر شوی حکومت عمران خان صاحب چې کله کمراټ ته راغے جی نو تیر شوی حکومت ته هغه حکم اوکړو چې یره د پتراک نه د کمراټ پورې دا روډ جوړول دی، ولې چې د دې صوبې د ټولو نه زیات پیداوار او انکم چې کوم ملاویږی نو هغه دا Tourists دی، نو هغه روډ چوالیس کلو میټر روډ جی د پتراک نه تر کمراټ پوری منظور شو، د بدقسمتئ نه جی نګران حکومت هغې کښې چې کومې پیسې وې، هغې نه ئے اربونه روپئی هغه پراجیکټ نه لرې کړې، نن چې کوم دے نګران حکومت کښې کوم د پتراک نه تر کمراټ پورې روډ دے ، په دی باندې لکهونه خلق Tourists جی دا راځی کمراټ ته، لیکن د بدقسمتئ نه نګران حکومت هغه بند کړے دے ، نن هم بند دے۔ جناب سپیکر صاحب، زه تاسو ته درخواست دا کوم چې یره دا کمراټ روډ ته د ټولو نه زیاته توجه ورکول پکار دی چې دې ته لکهونو Tourists راځی او هلته انټرنیشنل لیول باندې خلق راځی کمراټ ته۔ جناب سپیکر صاحب، زه یو بل د دې تیر شوی نګران حکومت یو بله غلا تاسو ته جی هغه مخې ته ایږدم۔ جناب سپیکر صاحب، مونږه ته PEDOمد کښې (Micro Hydro Project) MHP کښې تین ارب روپئی یو د PK-11 د دیر بالا د پاره منظور شوې وی، بیا په پیکج ټو کښې جی دوه اربه روپئی د MHP په مد کښې منظور شوی وی لیکن د بدقسمتئ نه دغه اربونه روپئی ویستلې شوې دی او نن هلته قوم ته یو MHPورکوټے غوندی هغه هم بحال نه دے ، نو زما خو درخواست دا دے جی، چې دا بجټ چې کوم دے د دې پاس کول نه دی پکار او د دغه خلقو دا غلاګانې چې کوم دی ، چې کوم کرپشن دوئ کړے دے، دوئ ته دغه سزا ورکول دی او د دوئ نه دا Recoveryکول دی جی۔ جناب سپیکر صاحب، زما PK-11 داسې حلقه ده جی، که د هیلتھ په لیول زه راشم جی په دیر بالا کښې اتهاره بی ایچ یوز چې کوم دی هغې کښې په نن سبا په دې جدید دور کښې په هغې کښې ایم بی بی ایس ډاکټر

نشته او هغه حلقې سره زما تعلق دے جی۔ که د ایجوکیشن په لیول باندې زه په هغه څه خبره کوم نو زما په غونډه حلقه کښې ډګری کالج نشته په PK-11 کښې جی او دا هم وایمه جی چې کوم تحصیل کښې زه اوسیږم، د کمراټ ایریا چې کومه ده په غونډ تحصیل کښې د فی میل یو هائی سکول هم نشته، د ستر سال نه دغه حلقه جی پسمانده وه او دې خلقو پسمانده ساتلې ده جی۔ جناب سپیکر صاحب، زما درخواست دا دے جی، چې زمونږ د PK-11 د طرف نه د عوامو د طرف نه د هغوی مطالبه دا ده جی چې نن هم جی او پرون هم هلته چې قوم د دې کمراټ ایریا خلقو احتجاج کړے دے، د صوبائی حکومت ته درخواست دا اوکړه چې یره په دې کمراټ روډ دې فوراً کار شروع شی جی، او داسې حلقه ده جی چې زمونږه د سوات سره باؤنډری ده جی، نو نن هم د تهل نه تر اوتروټ پورې روډ چې کوم دے په هغې واوره پرته ده او د ننه پورې هغه روډ بند دے Tourists ته جی، نو دا Tourists چې کالام ته راشی نو هغه دغه ته راځی د کمراټ ته او د کمراټ نه کالام ته ځی۔ جناب سپیکر صاحب، مونږه صوبه په خپلو پښو مونږ اودرو نو جی، قدرت چې کوم دغې حلقې له کوم څه ورکړی دی د اوبو په مد کښې جی، مونږه دلته صوبه د بجلۍ په مد کښې هلته جی شیر مهی یو پراجیکټ منظور شوے دے جی او هغه یو کمپنی ده، که هغه فوراً کار شروع کړی جی، هغه ایک سو باون (152) میګا واټ بجلی دې صوبې ته ورکولې شی۔ په پتراک کښې بل یو پراجیکټ جی د PEDO نه هغه سروے هم شوې ده جی، بائیس میګاواټ بجلی هغه ورکولې شی دې صوبې ته، کلکوټ کښې جی، چالیس میګاواټ چې کوم دے هغه هم تیر شوی بجټ کښې دا سکیمونه شامل وو جی، نو هغه دا چالیس میګاواټ د کلکوټ ده، که دا جوړ شی نو دې صوبه کښې، صوبه به په خپلو پښو اودریږی او د بجلۍ هغه کوم کمے چې دے دا به پورا شی۔ جناب سپیکر صاحب، زه درخواست عاجزانه دا کوم چې یره دا بجټ چې کوم دے د دې بجټ تاسو چې هر څه وایئی جی، خو بحیثیت د یو صوبائی ممبر دا بجټ چې کوم دے جی، که دا مونږه پاس کوؤ نو دا به مونږ ظلم کوؤ، د دې قوم سره به ظلم کوؤ او د دې علاقې سره به ظلم کوؤ او جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو بې حده مشکور یم چې تاسو ماله ټائم راکړو۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب اپوزیشن لیڈر صاحب۔
جناب عباداللہ خان (قائد حزب اختلاف): شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ ایجنڈا کیا ہے؟ یہ ہم کیا وہ ڈیبیٹ کر رہے ہیں؟ تو آج کا ایجنڈا ہے کٹ موشنز، تو Cut motion means کہ جس کا نام ہے، کٹ موشن پر وہ ہی بات کرے گا۔۔۔۔
جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے۔۔۔۔
قائد حزب اختلاف: اور کٹ موشن میں گورنمنٹ کا نام ہی نہیں ہے تو یہ تو اور ڈیبیٹ شروع ہے، تو یہ ایجنڈے پر ہم چل رہے ہیں یا کوئی اور۔۔۔۔
جناب سپیکر: اس طرح ہے اپوزیشن لیڈر صاحب، یہ ایک بات Collectively ہمارے درمیان یہ طے ہوئی تھی کہ کٹ موشنز ساری واپس لے لی جائیں تو جن دوستوں نے، ایم پی ایز نے ابھی بات نہیں کی تھی تو وہ ذرا اپنے دل کی بات کر لیں۔
قائد حزب اختلاف: یہ جناب سپیکر، یہ بات طے ہوئی تھی۔۔۔۔
جناب سپیکر: اس پہ بھی آتے ہیں، آخر میں منسٹر۔۔۔۔
قائد حزب اختلاف: کہ جتنی کٹ موشنز ہیں، وہ ہی بات کریں گے جن کی کٹ موشن، یہ گورنمنٹ کا بزنس ہی نہیں ہے، کٹ موشن، اگر سارے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس بجٹ کو پاس نہیں کرنا چاہیئے تو پاس نہ کرو، ان کو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ جو Caretaker government کا تھا وہ پاس ہو چکا ہے، یہ جو سپلیمنٹری بجٹ ہے یہ 2022-23 کا ہے جب پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، محمود خان صاحب چیف منسٹر تھا، یہ اس بجٹ پر یہ ڈیبیٹ ہو رہی ہے، یہ سپلیمنٹری بجٹ ہے اور اس کی کٹ موشنز ہیں۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا جی، پوائنٹس لیجئے سر۔
قائد حزب اختلاف: تو کٹ موشنز جناب سپیکر، کام ہے اپوزیشن کا، اپوزیشن بات کر لے، میں تو حیران ہوا کہ گورنمنٹ کی طرف سے کٹ موشن، ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ ایک کٹ موشن اس میں Symbolically لکھا ہوتا ہے دس روپے، پانچ روپے، بیس روپے، ایک ہزار روپیہ، اگر ایک کٹ موشن آپ کی Reverse ہوتی ہے تو یہ سارا جو Procedure ہے یہ آپ کا ختم ہو جائے گا، تو ذرا سمجھائیں جی۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے، تھینک یو، تھینک یو، سر۔ احمد کنڈی صاحب، ہاں یہ ساتھ والا آپ کا ہے، یہ دوسرا ساتھ والا کھول دیں، اب دونوں کو یہ، چل ٹھیک ہے احمد کنڈی صاحب۔۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب۔ Principally ہم Agree ہو گئے تھے، Withdraw ہوئی تھیں لیکن بہت زیادہ ٹائم آپ نے اس طرف دے دیا، ہماری تو خواہش یہ تھی کہ اس طرف آپ تھوڑا سا، لیکن بہر حال میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ واحد یہ خیبر پختونخوا کی اسمبلی ہے جس کا ڈیکورم جس کا مطلب ہے، جو کارروائی ہے، وہ بڑے پر امن طریقے سے اور بڑے تحمل سے اور ہم چاہتے ہیں تو یہ صبر و برداشت، آپ مجھے باتیں کریں ہم سنیں گے اور جب ہم باتیں کریں تو یہ سنیں، بیچ میں Cross talk پھر یہ چیزیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، سنتے ہیں، آج کل سنتے ہیں، یہ آپ کو بڑے تحمل سے سنتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: نہیں نہیں، آپ Practice کروا رہے ہیں ماشاء اللہ، کرغستان کے واقعے سے بات چیت ہوئی پھر ہمارے پڑوسی ملک میں صدر ابراہیم رئیسی صاحب کا جو حادثہ ہوا ہے اسلامی ملک میں اور ان کے وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہ صاحب شہید ہوئے ہیں، اس کے ساتھ آج پاکستانی قوم مکمل طور پر ہم اپنے ایرانی بہن بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں، میں صرف چند مختصر دو منٹ لے کر اس کے بعد میں Floor دوسرے Colleague کو دینا چاہتا ہوں۔ سپیکر صاحب، ابھی حالیہ کابینہ میں Wheat procurement کے اوپر تین لاکھ میٹرک ٹن اس صوبے نے فیصلہ کیا، صوبائی حکومت نے، جو ہم خریداری کریں گے اور مختلف اصلاح میں کریں گے جس میں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان جو کہ wheat production کے حوالے سے بڑا زرخیز ہے، چالیس ہزار میٹرک ٹن وہاں سے خریداری کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا لیکن بدقسمتی کے ساتھ وہ صوبائی حکومت جس نے بڑے بڑے دعوے کئے تھے کہ ہم کرپشن کے خلاف ہیں، ہم نوے (90) دن میں کرپشن ختم کر دیں گے، ہم ریاست مدینہ بنائیں گے، آج اس صوبائی حکومت کے چہیتے وہاں پہ Middle man کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہماری صوبائی حکومت نے بڑا اچھا اقدام کیا، نو ہزار سات سو (9700) روپے غالباً انہوں نے Support price رکھی کیونکہ آج کل کا زمیندار جب گندم اگاتا ہے تو اس کی جو Fertilizer کی قیمت ہے، آبیانوں کی قیمت ہے، بجلی کی قیمت ہے تو وہ بیچارہ پس جاتا ہے، Support price تھی تاکہ ہم Growers کو Support کریں اور گندم کو سٹاک کریں، یہ خیبر پختونخوا کی Priority تھی، اس وقت ڈیرہ اسماعیل خان میں ہر شخص سے آپ پوچھ

سکتے ہیں، میں تو درخواست کروں گا جو آپ کی سربراہی میں حکومت کی کمیٹی بن جائے، اپوزیشن کی بھی نہ بنے، حکومت کی بن جائے، جو وہاں پہ حشر شروع ہے، وہاں پہ صوبائی حکومت کے چہیتے اور لاڈلے Middle man کا کردار ادا کر رہے ہیں اور وہ گندم کی خریداری میں زمیندار بیچارہ رل گیا، جو چار لاکھ بیگز آپ نے بوری لینی تھیں گندم کی، آج آپ ڈی آئی خان میں چلے جائیں تو سارے پنجاب سے ٹرک آتے ہوئے نظر آئیں گے، تو میری گزارش یہ ہے، صوبائی حکومت اس پہ آنکھیں کھولے اور یہی چہیتے اور یہی لاڈلے حکومتوں کو کھوکھلا کرتے ہیں اور بعد میں متاثرین یہی لوگ ہوں گے، ہم ان سے کہتے ہیں، خدارا شروعات ہیں آپ کی اور یہ آپ کی بدنامی ہے، ہم چاہتے ہیں، صوبائی حکومت کی بدنامی نہ ہو کیونکہ صوبائی حکومت کی بدنامی ہوگی تو اس ہاؤس کی بدنامی ہوگی، تو میری گزارش یہی ہے کہ اس پہ ہمیں حکومت کوئی مثبت اور مدلل جواب دے گی۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، سٹینڈنگ کمیٹی ہم بنا رہے ہیں اس ہاؤس کی اجازت سے، آج موشن Put کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس بات کو Ensure کرتا ہوں، جب سٹینڈنگ کمیٹیاں ہماری بن جائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ایسے تمام Matters جو ہیں ناں وہ Probe کرنے کے لئے منتخب نمائندوں کے پاس خواہ وہ ان سٹینڈنگ کمیٹیوں میں گورنمنٹ کی طرف سے ہوں یا اپوزیشن کی طرف ہوں، ان کو Probe کریں گے۔ جناب ملک طارق اعوان صاحب، پھر سہیل آفریدی صاحب اور پھر جناب۔۔۔۔۔

<u>ملک طارق اعوان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو ہم کتنا اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کریں اس واحد ذات کا، اس رب کریم نے ہم اور آپ پر بہت بڑا احسان کیا کہ ہمیں اور آپ کو انسان پیدا کیا اور انسانوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت بڑا رحم اور کرم کیا ہم اور آپ پر کہ اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا، یہ رب کریم کا بہت بڑا رحم وکرم ہے ہم اور آپ پر۔ جناب سپیکر صاحب، میں دوران الیکشن کمپین اپنے عوام سے وعدہ کر کے آیا تھا کہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسمبلی پہنچایا تو میں اپنی پہلی تقریر میں جو بات کروں گا، وہ آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم نبوت پر پہلی بات کروں گا۔ جناب سپیکر صاحب، 1974 میں شہید ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کو ایک Act کے ذریعے Non-Muslim قرار دیا اور اس کے بعد شہید جنرل محمد ضیا الحق نے پھر ان کے لئے کچھ اس کو وجود دیا اور آتے آتے بات 1985 میں محمد علی جناح Sorry محمد جونیجو صاحب کی حکومت اور اس کی اسمبلی نے ایک قانون پاس کیا جس میں کہ

قادیانیوں کے خلاف 295C اور 295B اس قانون کے تحت ان پہ ایف آئی آر درج ہوتی ہے، کئی ایف آئی آریں درج ہوئیں، کہنے کا مقصد یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ اس قانون میں مزید میری التجاء یہ ہے اس ہاؤس سے اور ان شاء اللہ تعالیٰ رحمن آگے جا کر پھر اس پہ تفصیلی آؤں گا کہ اس میں عدالتوں میں جو فیصلے ہوتے ہیں، عدالتیں انتہائی سست روی کی شکار رہتی ہیں اور ان کو میری گزارش یہ ہوگی کہ یہ فیصلے جتنے بھی ہیں، یہ کم از کم تین سے چار مہینوں میں ہونے چاہئیں، ایسے قوانین ہمیں لانے چاہئیں تاکہ کسی کی دل آزاری نہ ہو اور اس قسم کے واقعات نہ ہوں کہ جس طرح کئی عدالتوں میں ثبوت موجود ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میرا جس حلقے سے تعلق ہے، PK-82 پشاور، آپ یقین کریں کہ آپ اگر میرے ساتھ جائیں تو میں آپ کو وہاں پہ بتاؤں کہ پچھلے کئی سالوں سے آپ دیکھیں تو وہاں پہ حکومت نام کی چیز آپ کہیں گے کہ رہی نہیں ہے، وہاں پہ پینے کے پانی کا مسئلہ، وہاں پہ نکاسی آب کا مسئلہ، وہاں پہ ہیلتھ کا مسئلہ، وہاں پہ ایجوکیشن کا مسئلہ، وہاں پہ مجھے ہر قسم کی ضرورت کا سامنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پھر بے روزگاری، جناب سپیکر صاحب، جہاں تک بے روزگاری کی بات آ جائے تو ابھی ہماری یہاں پہ پیچھلی حکومت نے ہمارے قصہ خوانی بازار کو بہت اچھے طریقے سے بنایا اور اس کو اس شکل میں لے کر آیا کہ جو کہ 1910، 1915، 1920 اس شکل میں اس کو لے کر آیا لیکن وہاں پہ جو تکلیف بنی ہے، اس ٹائم پہ غریب لوگوں کے لئے، بے روزگاروں کے لئے، وہاں پہ میں پرسوں رات کو خود گیا تو وہاں پہ جو خوانچہ فروش ہیں، جو پیاز ریڑھی والے میرے بھائی ہیں، وہاں پہ ان کو ادارے تنگ کر رہے ہیں اور جب اداروں سے میں نے رابطہ کیا ہے تو انہوں نے جناب سپیکر صاحب، بڑا Simple جواب دیا ہے کہ ہم پہ اوپر سے لوڈ ہے۔ جناب سپیکر، یہاں پہ بے روزگاری یہاں تک جنم لے چکی ہے کہ ہمارے یہاں پہ Street crime بڑھ چکا ہے، چوری ڈکیتی بڑھ چکی ہے، اگر یہ سینکڑوں لوگ جو قصہ خوانی میں اپنے بچوں کے لئے رزق حلال کما رہے ہیں اور یہ اوپر کا دباؤ ادارے کا، ان پہ ختم نہ ہوا تو یہ سینکڑوں لوگ کس طرف جائیں گے، یہ کیا کریں گے؟ جناب سپیکر صاحب، مہربانی کریں کہ اوپر والا دباؤ جہاں سے بھی ہے، وہ ختم کریں۔ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا بے روزگار لوگوں کا مسئلہ، میرے پشاور میں رکشے والے میرے بھائی ہزاروں رکشے پکڑ کر ضبط کر رہی ہے گورنمنٹ، ان کے لئے Permit کا ایشو بنایا ہوا ہے کہ Permit کی Limit ختم ہو چکی ہے، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مہربانی کریں جناب سپیکر صاحب، ان رکشے والوں کے لئے ان کے جتنے بھی رکشے پکڑے ہوئے

ہیں، فوراًان کو ان کے حوالے کیا جائے مالکان کے اور میری گزارش یہ ہے کہ ان کے لئے رکشوں کے لئے کوئی آسان طریقہ کار وضع کیا جائے Permit۔ جناب سپیکر، مائیں بہنیں بیٹیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں، توجہ چاہتا ہوں، مائیں بہنیں بیٹیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں جناب سپیکر صاحب، اس ایوان میں ہماری پاکستانی بیٹی کے لئے مجھے یہ احساس تھا، میں کم از کم جناب سپیکر صاحب، اور جو ہمارے لیڈر صاحب، جناب سی ایم صاحب ہیں جو آپ کے بارے میں آپ کے بارے آپ کے خاندانوں کے بارے میں میں نے سنا ہے جتنی Study میں نے کی ہے۔ جناب سی ایم صاحب یہ کہ بہت بھاری خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، مجھے یہ امید تھی کہ یہ یہاں سے میری حکومتی بنچوں سے میرا کوئی بھائی آئے گا کوئی ایک دوپٹہ لا کے اس بہن کے سر پہ ڈالے گا۔ لیکن آج تک وہ بھی نہیں ہوا جناب سپیکر صاحب میری التجا یہ ہوگی کہ کم از کم ہمیں اپنی ماؤں بہنوں بیٹیوں کو عزت دینی چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے Time دیا میں انتہائی ممنون اور مشکور ہوں وسلام۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ سہیل آفریدی صاحب، اگر لطف الرحمان صاحب پہلے بات کر لیں تو پھر آپ بات کریں۔

جناب لطف الرحمان: نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيْمْ اَمَّا بَعْدْ بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے تو جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور اس کے بعد انتہائی تعزیت کے ساتھ، جو ہمارے پڑوس کے ایران کے صدر کی وفات، حادثے میں ان کی وفات ہوئی، ہم ان کے درد و تکلیف میں سب شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے لیکن چونکہ ایران ہمارا پڑوسی ملک ہے اور ہمیں اپنے پڑوسیوں کے ساتھ انتہائی احترام و دوستی کا ایک تعلق رکھنا چاہیئے کہ جس سے ہمارے ملک کو، پاکستان کو اس کا انتہائی فائدہ ہو سکے اور ہمیشہ کے لئے ان کے ساتھ ایک تعلق رکھنا بھی چاہیئے اور اچھے تعلقات ملکوں کے پڑوسیوں کے ساتھ، تو وہ دراصل آپ کے اپنے ملک کا فائدہ ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے مفادات کا تحفظ کرنا اور ایک دوسرے کی تکلیف میں شریک ہونا اور پھر مسلمان ملک ہے تو اس کے حوالے سے بھی انتہائی ضروری ہے، تو ہم ان کی پوری تکلیف میں ان کا ساتھ دیں، ان کے سوگ میں ان کا ساتھ دیں۔ اور دوسرا مسئلہ، جو کرغزستان میں ہوا وہ انتہائی افسوسناک ہے کہ جس میں ہمارے پاکستانی سٹوڈنٹس کو انتہائی تکلیف ہوئی۔ چونکہ وہاں پہ وہ تعلیم حاصل کرنے کیلئے ان یونیورسٹیوں میں پڑھنے گئے ہیں تو ہمیں اس کا بھی، ہماری پوری پاکستان کی گورنمنٹ کا، پورے پاکستان

کے لوگوں کی ہمدردی اس تکلیف میں ان کے ساتھ ہے اور ہمیں بھرپور ان کا ساتھ دینا چاہیئے، گورنمنٹ فوری طور پر وہ اقدامات اٹھائے کہ جس میں وہاں جو ابھی وہاں رہ رہے ہیں یا جو وہاں سے پاکستان شفٹ ہو رہے ہیں تو اس میں بھرپور ان کا ساتھ دینا چاہیئے تاکہ وہ مسائل ان کے وہ حل ہو سکیں، تو یہ ہمارا مطالبہ بھی ہے، اپنے صوبے کی طرف سے بھی اور یہ ہمارا فرض بھی بنتا ہے، جتنا بھی حکومت جو کچھ بھی کر رہی ہے، اس سے بھی کہیں زیادہ ہونا چاہیئے تاکہ ہم اپنے جو سٹوڈنٹس ہیں ہمارے ملک کے، ہمارے جو بھائی ہیں، بیٹے ہیں، بچے ہیں، ان سب کو وہ تحفظ وہاں پہ ملنا چاہیئے جو ان کا حق بنتا ہے۔ جناب سپیکر، ہم چونکہ اس وقت بجٹ اجلاس چل رہا ہے اور ظاہر ہے یہ سپلیمنٹری بجٹ ہے اور پرانا سپلیمنٹری بجٹ آپ اس وقت پاس کر رہے ہیں اور اسی کے اوپر بحث ہو رہی ہے اور اس سے پہلے آپ نے بجٹ پاس کیا ہے جناب سپیکر، اس وقت جو صورتحال ہمارے صوبے کی ہے یا ہمارے ملک کے حوالے سے ہے تو ظاہر ہے کہ معاشی طور پر جب ہم ایک کمزور ملک بنیں گے اور کمزور معاشی نظام ہو گا تو پھر ظاہر ہے کہ ہمارے جھگڑے بھی ہوں گے، ہم صوبے کے حوالے سے اپنے حقوق کی بات کریں گے اور مرکز اپنی تکالیف کا رونا روئے گا اور جو صوبے کے حقوق بنتے ہیں، ظاہر ہے اس حوالے سے بھی مسائل پیدا ہوں گے اور جو آج کل کی جو صورتحال یہاں پہ ہے اور جس طرح ہمارا چیف منسٹر جس طرح کی باتیں کر رہا ہے تو یہ نہیں ہونی چاہیئں اور میں ایک بات واضح کر دوں کہ ہمارے اس ملک میں معاشی عدم استحکام، اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ اور چونکہ پاکستان میں ایک عدم استحکام ہے، ہمارا سیاسی طور پر جب سیاسی عدم استحکام ہو گا تو پھر ظاہر ہے کہ معاشی عدم استحکام بھی جناب ہو گا سپیکر صاحب، اور ہم تو تسلسل کے ساتھ، چاہے 2018 کا الیکشن ہو، چاہے ابھی 2024 میں الیکشن ہوا، تو ہم نے اس وقت بھی جو پاکستان میں الیکشن ہوا تھا Rigged election تھا اور تمام جماعتیں اس کے اوپر متفق تھیں کہ یہ Rigged election ہے، سوائے پی ٹی آئی کے اور آج پھر 2024 میں آٹھ فروری کو الیکشن ہوا، تو اس وقت ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کا 2018 سے بھی انتہائی برا حال ہوا اور برے حشر سے اس الیکشن کو دوچار کیا اور انتہائی دھاندلی کے ساتھ اس الیکشن کو، اس الیکشن میں جو نتائج ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ جناب سپیکر، آج ہم چاہے قومی اسمبلی کے ممبران ہوں، چاہے صوبائی اسمبلی کے ممبران ہوں، تو جناب سپیکر، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے بڑے شرم کی بات ہے کہ ہم ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ جی آپ فارم پینتالیس کے ممبر ہیں یا آپ فارم سینتالیس کے ممبر ہیں، سینتالیس کے ممبر ہیں یا پینتالیس کے ممبر ہیں، اگر آپ سینتالیس کے ممبر ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ

آپ دھاندلی سے آئے ہیں اور اگر آپ پینتالیس کے ممبر ہیں تو شاید آپ صحیح طریقے سے آئے ہیں، تو جناب سپیکر، انتہائی عجیب بات ہے کہ اگر ہم اپنی جمہوری اداروں کو اتنا زمین بوس کریں گے اور مجھے تو شرم آتی ہے اس بات پہ کہ آج کل جب دھاندلی ہوتی ہے تو دھاندلی میں یہ تکلیف بھی گوارا نہیں کرتے کہ Ballot کو Manage کیا جائے بلکہ وہ صرف لکھائی میں نمبر میں Changing کر کے پاس اور فیل کا فیصلہ کرتے ہیں، Ballot کی مینجمنٹ بھی نہیں کرتے، اتنی بھی وہ تکلیف گوارا نہیں کرتے کہ وہ پیچھے اس Ballot کو بھی Manage کر کے ان نتائج کو نکالیں تاکہ کل کو اگر کوئی اس پہ اعتراض کرے تو کم از کم ان کو سمجھ آئے کہ ہاں کہیں پہ تو کوئی غلطی ہوئی ہے تو Ballot کی ضرورت ان کو نہیں پڑے گی اور بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اس میں دھاندلی کر کے اس کے ریزلٹس تبدیل کئے اور نتائج تبدیل کئے۔ جناب سپیکر، جب آپ پاکستان کے عوام کی تائید سے بننے والے اداروں کو جب آپ کمزور ترین ادارے بنائیں گے اور جب اس کے پیچھے عوام کی طاقت نہیں ہو گی، جب اس ادارے کے پیچھے عوام کی قوت نہیں ہو گی جناب سپیکر، تو پھر آپ اپنی حکومت اپنی مرضی سے نہیں چلا سکتے، آپ اپنے فیصلے اپنی مرضی سے نہیں کر سکتے، آپ اپنی بیوروکریسی میں اپنی مرضی سے پوسٹنگز، ٹرانسفرز آپ نہیں کر سکتے بلکہ جب عوام کی پاور نہیں ہو گی تو کوئی اور طاقت آپ کے پیچھے ہو گی اور جب وہ طاقت آپ کے پیچھے ہو گی تو ظاہر ہے آپ کی حکومت کو پیچھے سے چلانے کی قوت بھی انہی لوگوں کی ہو گی، آپ کی اپنی قوت بھی اس میں شامل نہیں ہو گی اور آج ہم یہی رونا رو رہے ہیں، چاہے ہم اسمبلی کے Floor پہ یہ بات نہ کر سکیں، اسمبلی کے Floor پہ شاید ہم یہ باتیں نہ کریں لیکن در حقیقت جب ہم آپس میں نجی مجلس میں بیٹھتے ہیں تو بات تو یہی ہوتی ہے کہ جی آپ کو تو پتہ ہے کہ ہمارے پاس تو اختیار نہیں ہے، او جی آپ کو تو پتہ ہے کہ یہ کام ہم کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں کرنے نہیں دیا جا رہا ہے، تو یہ صورتحال اس وقت پاکستان کے ملک میں حکومت کے سسٹم کا ہے جو آپ کے سامنے ہے کہ جو بے دست و پا ہے اور اپنے اختیار کو استعمال کرنے کی ان میں سکت نہیں ہے اور وہ جرات ان میں موجود نہیں ہے، تو جناب سپیکر، ہمارا ملک ہے، اگر ہم ایک جمہوری ملک ہیں تو پھر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ پھر عوام کے ووٹ کی عزت و قدر ہونی چاہیئے، اس ووٹ کا فیصلہ ہونا چاہیئے، اس ممبر اور اس اسمبلی کے پیچھے عوام کی طاقت ہونی چاہیے، جب استحکام ہو گا سیاسی طور پہ تو پھر معاشی استحکام ہو گا، پھر آپ کے لڑائی جھگڑے نہیں ہوں گے، یاد رکھیں اگر ایک گھر میں بھی معاشی طور پر کمزوری آتی ہے تو آپس میں بھائی بھی لڑتے ہیں اور جب معاشی غیر استحکام ہو گا پاکستان میں تو پھر آپ کے صوبے ایک دوسرے

سے ساتھ لڑیں گے اور اپنے حقوق کی بات کریں گے اور اپنے صوبے کے وسائل کی بات کریں گے جناب سپیکر، پھر ایک پاکستان کے انداز سے وہ بات نہیں کر سکیں گے، وہ کہیں گے میرے صوبے کا جو حق بنتا ہے وہ مجھے دے، وہ ملنا چاہیئے، لازمی ملنا چاہیئے لیکن اگر معاشی استحکام ہو گا تو آپ کو وہ کچھ دے سکیں گے، اگر معاشی استحکام نہیں ہو گا تو پھر وہ آپ کو کیا دیں گے؟ وہ اپنے مسائل کا رونا روئیں گے۔ این ایف سی ایوارڈ کی جو تقسیم ہے، اس حوالے سے اگر بات ہو گی تو حقوق کی بات ہو گی تو وہ کہیں گے جی، ہمارے پاس اس وقت یہ مسئلہ ہے یا مسائل ہیں اور ہمارے ساتھ آپ گزارا کریں، بس دیں گے اور جو ہمارے اپنے وسائل ہیں اپنے صوبے کے، ہم تو ہمیشہ اس اسمبلی میں، میں ایک کریڈٹ پوری اسمبلی کے ممبران کو دیتا ہوں کہ ہمیشہ اپنے صوبے کے حقوق کے ساتھ ہمیشہ وہ کھڑے رہے ہیں اور آگے بھی کھڑے رہیں گے لیکن بات بنیادی یہ ہے کہ یہ ایک سنجیدہ فورم ہے اور ایک سنجیدگی مسائل کے حوالے سے چاہیئے لیکن اگر ہم ایک ہڑبونگ انداز میں اپنے مطالبے رکھیں گے اور اپنے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے اور ایک عجیب انداز میں ہم جب ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کریں گے تو اس سے مسائل تو حل نہیں ہوں گے، مسائل تو سنجیدگی سے حل ہوں گے، کتنا حل کر سکتے ہیں، کس طریقے سے کر سکتے ہیں، ہم اپنی جمہوریت کو کس طریقے سے مضبوط کر سکتے ہیں؟ ہمیں تو اس حوالے سے سوچنا چاہیئے تاکہ ہم عوام کی نمائندہ اسمبلی بن کر ہم آئیں۔ میں یہ بات بھی آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ شاید ہماری پی ٹی آئی کی حکومت یہ سمجھتی ہو کہ باقی پاکستان میں دھاندلی ہوئی ہے اور ہمارے صوبے میں دھاندلی نہیں ہوئی، نہیں ہمارا جو دعویٰ ہے وہ پورے پاکستان کے ہر صوبے کے حوالے سے ہے کہ ہر صوبے میں بھرپور انداز میں دھاندلی ہوئی ہے، یہ نہیں کہ ہمارے صوبے میں نہیں ہوئی، یہاں اگر ہوئی ہے تو یہاں آپ کو مینڈیٹ دیا گیا ہے، پنجاب میں ہوئی ہے، جو حکومت ہے ان کو مینڈیٹ دیا گیا ہے، سندھ میں جو کچھ ہوا، ان کو مینڈیٹ دیا گیا اور جو بلوچستان میں ہوا، اس کے مینڈیٹ کا تو اندازہ ہی نہیں ہے کہ مینڈیٹ کس کے پاس ہے، کس پارٹی کے پاس ہے، وہ کون لوگ ہیں اور کیسے پارٹیوں میں شامل ہوئے اور وہ مینڈیٹ کس کی پاس ہے؟ یہ اندازہ شاید ہمارے ممبران کو بھی نہیں ہو سکتا، تو لہذا بنیادی بات یہ ہے کہ سیاسی استحکام اس ملک کیلئے انتہائی ضروری ہے، سیاسی استحکام ہو گا تو معاشی استحکام آئے گا، اگر فیصلوں پر آپ کی قوت نہیں ہو گی تو پھر معاشی استحکام نہیں ہو سکتا، مسائل جنم دیں گے اور لڑائی اس کی بنیاد ہو گی۔ اگر ہم نے ان سے بچنا ہے تو ہمیں سنجیدگی کے ساتھ ان چیزوں کو سامنے رکھنا ہو گا، جو اس وقت ہم یہی کہنا چاہتے ہیں کہ

الیکشن ہو لیکن اس میں موجودہ جو اس وقت اسٹیبلشمنٹ ہے، ان کا Role نہیں ہونا چاہیئے اس میں اور اسٹیبلشمنٹ کا Role نہیں ہو گا تب جا کر آپ کے ایک شفاف الیکشن کر سکتے ہے جس کو دنیا دیکھ سکے کہ ہاں واقعی یہ ایک منتخب ادارہ ہے اور اس منتخب ادارے کے جو فیصلے ہیں، ان کے پیچھے پوری قوم کھڑی ہے، اگر یہ نہیں ہو گا تو اس کے مسائل اس کے نتائج، آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لطف رحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: میں معذرت کے ساتھ ایک دو باتیں اس کے ساتھ Add کرنا چاہتا ہوں، جیسے کنڈی صاحب نے بھی بات کی کہ عجیب بات ہے، کبھی تو ہم گندم کو روتے ہیں، کبھی ہم چینی کو روتے ہیں اور اس حوالے سے اگر ہمیں جو وسائل بھی ملے، ہمارا حق بنتا ہے کہ پہلے چشمہ رائٹ بینک کینال بنا اور پھر ابھی لفٹ کینال کی ہمیں ضرورت ہے اور لفٹ کینال ہمارا حق بنتا ہے، پانی پر ہمارا حق ہے، اپنی تقسیم کے حوالے سے ہمارا اس پر حق بنتا ہے اور لفٹ کینال جناب سپیکر، بننا چاہیئے لیکن اگر موجودہ سی آر بی سی کے تحت جو ہمارے پورے صوبے کا یا ہمارے اس ڈیرہ اسماعیل خان کے ضلع کا یہ سی آر بی سی ہمارے پورے پاکستان کے لیول کا ایک منصوبہ ہے، پورے صوبے کے لئے ہے، اگر گندم ڈیرہ اسماعیل خان کی پوری زمین آپ کے پورے صوبے کی آدھی زمین پچاس پرسنٹ اور پچاس پرسنٹ زمین ڈیرہ اسماعیل خان کے پاس ہے، اگر وہ گندم پیدا کرتا ہے، اگر آپ اپنے کسان کو Support نہیں کریں گے اور آپ اپنے کسان سے گندم نہیں خریدیں گے اور یہی ڈرامہ چلتا رہا کہ پنجاب سے آپ گندم لاتے ہیں، آپ اس صوبے کو دیں تو پھر یہ زیادتی آپ کی حکومت اپنے عوام کے ساتھ کر رہی ہے، اپنے کسانوں کے ساتھ کر رہی ہے، پھر وہ کوئی پنجاب میں اگر کسان رو رہا ہے تو پھر اس صوبے میں بھی کسان رو رہا ہے کیونکہ آج بھی وہ گندم کے گندم ان کے پاس پڑی ہے، اس کو کوئی لینے والا نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب لطف الرحمان صاحب پلیز Sum up کریں، بہت ٹائم ہو گیا۔

جناب لطف الرحمان: ایک منٹ جناب سپیکر، لوں گا، میں ختم کرتا ہوں۔ تو جناب سپیکر، یہ انتہائی ہمارے صوبے کے مسائل ہیں، ہمیں اپنے صوبے کے لوگوں کو Support کرنا چاہیئے، ہمیں ہر لحاظ سے جو ہمارے وسائل ہیں، ان وسائل کو تحفظ بھی دینا چاہیئے، آپ کا لوگ ساتھ بھی دیں گے لیکن اگر آپ ان کے ساتھ یہ زیادتی کریں گے تو پھر وہ لوگ آپ کا ساتھ نہیں دیں گے اور اس زیادتی کے بعد عوام بھی

اس حوالے سے اپنے حقوق کے حوالے سے حکومت کا ساتھ نہیں دیں گے، اگر یہ زیادتی آپ اپنے لوگوں کے ساتھ کریں گے-----

جناب سپیکر: بہت شکریہ، سر۔

جناب لطف الرحمان: لہذا میں نے یہ دو تین باتیں جو رکھی ہیں، چاہے ہمارا سیاسی استحکام ہے، معاشی استحکام سے جڑا ہوا ہے، امن کا مسئلہ ہے، امن وامان کا مسئلہ بھی ہماری ہی اس معیشت کے ساتھ جڑا ہوا ہے، قرآن میں ہر جگہ پہ یہ لکھا ہے کہ اگر معیشت مضبوط ہو گی، اگر امن ہو گا تو معیشت مضبوط ہو گی، لازم و ملزوم ہیں، پورے قرآن کو اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو جگہ جگہ پہ اگر یہ بات ملے گی، وہ یہی ہے کہ معیشت اور امن لازم ملزوم ہیں، امن ہو گا تو معیشت ہو گی، تو امن کے حوالے سے بھی جو صورتحال اس وقت ہمارے صوبے میں ہے-----

جناب سپیکر: لطف رحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: وہ انتہائی خطرناک حد تک پہنچ چکی ہے جس کی ذمہ داری حکومت کی ہے، تو امن قائم کریں، امن قائم ہو گا تو ہمارے صوبے میں معیشت مضبوط ہو سکتی ہے۔ یہ دو تین باتیں جناب سپیکر، یہاں رکھی تھیں، میں انتہائی شکر گزار ہوں، بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ملک زر عالم صاحب، اور اس کے بعد سہیل آفریدی صاحب، بہت ساری نام ہیں جی، میرے پاس، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آج صرف یہ باتیں ہوں تو باتیں کر لیتے ہیں، صبح میں لے لوں گا ان Demands for grant کو، نہیں وہ تو باری باری ایک ایک کر کے کرنا پڑے گا ناں، تو یہ پھر آپ مجھے ابھی بتا دیں۔ ادریس خان، آپ تمام سینیئر لوگوں نے اپنی بات کرنی ہے، فضل حکیم خان اور انور زیب خان اور طفیل انجم۔

جناب محمد ادریس: تهینک یو، سپیکر صاحب۔ خبرے خو ټول کول غواړو چه ټولې‌ رے اوکړو خبرے۔

جناب سپیکر: نن خبرے کول غواړئ، سحر به دا واخلو۔

جناب محمد ادریس: اؤ سحر، ځکه چه اپوزیشن والا خو هم لاړل۔

جناب سپیکر: Demands for grant به سحر واخلو؟

جناب محمد ادریس: سحر به ئے واخلو، بهتر به وی، اوس ټائم هم دومره نه دے کنه۔

جناب سپیکر: وہ تو ہو گیا ہے ناں، Compromise تو ہمارا ہو گیا بس، پھر کل، یہ ذہن میں رکھیں پھر کل بات نہیں ہو گی۔

جناب محمد ادریس: ہاں بالکل۔

جناب سپیکر: اچھا، اس پہ وہ لے آئیں ناں، ایک وہ ادریس خان، ملک زر عالم نے اس سے پہلے ایک جو ہے ناں وہ۔۔۔

جناب سپیکر: شفیع اللہ جان موجود ہے، ایک ہم وہ لے لیتے ہیں، اس کے بعد آپ۔

جناب زر عالم خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستَعِینُ۔ سب سے پہلے تو میں سپیکر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے معزز ایوان میں بات کرنے کا موقع دیا، میں اللہ تعالیٰ کا لاکھوں کروڑوں بار شکریہ ادا کرتا ہوں اور پھر اپنے چیئرمین عمران خان کا اور اپنے PK-85 نوشہرہ کے عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ عمران خان کی برکت سے اور PK-85 کے عوام کے ووٹوں سے میں اس معزز ایوان میں پہنچا ہوں، اس کا میں جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے، میں ان کا بہت مشکور ہوں، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر، بجٹ پر ادھر ٹریژری بنچوں سے بھی بات ہوئی، اپوزیشن والوں نے بھی بات کی، ہمارے معزز ممبران صاحبان نے اس میں آپ کو کچھ جو بے قاعدگیاں ہوئی ہیں، جو کرپشن ہوئی ہے، آپ کو اس کی نشاندہی کی، تو بجٹ تو ہم منظور کر رہے ہیں، جو نگران حکومت کا بجٹ ہے لیکن اس میں جو بے قاعدگیاں ہوئی ہیں اور کرپشن ہوئی ہے تو میرا بھی یہی مطالبہ ہے کہ جس جس جہاں جہاں پہ کرپشن ہوئی ہے، وہ آپ نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو بھیجنی ہے یا سپیشل کمیٹی بنا کر ادھر بھیجنی ہے اور نگران حکومت میں ایک شخص نوشہرہ پہ قابض تھا، تمام اداروں سے اس کے آرڈر پہ کروڑوں اربوں روپے نکلے ہیں اور کام نہیں ہوا ہے تو اس کا بھی نوشہرہ میں جن جن اداروں سے پیسے نکلے ہیں اور کام نہیں ہوا ہے تو اس پہ بھی جناب سپیکر، آپ کو ایک سپیشل کمیٹی بنا کر اس کی انکوائری بھی کرنی چاہیئے۔ جناب سپیکر، میں اپنے حلقے کی بات کروں گا جو کہ میرا حلقہ دریائے کابل کے کنارے ہے، PK-85 اور وہ بہت پسماندہ ہے، تو ایریگیشن منسٹر کا میں خصوصی مشکور ہوں، اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ مکمل تعاون کروں گا، تعاون کروں گا کیونکہ سال میں تین چار دفعہ فلڈ آتا ہے اور جب فلڈ آتا ہے تو اس سے ہمارے گھروں کو بھی نقصان ہوتا ہے، ہمارے حلقے کے لوگوں کو، جانوروں کو بھی نقصان ہوتا ہے اور پھر ہزاروں ایکڑ پہ جو فصلیں وہ بھی تباہ ہو جاتی ہیں تو اس دفعہ

بھی جو ایک مہینہ پہلے سیلاب آیا تھا، اس نے ہمارے حلقے میں بہت زیادہ نقصان کیا ہے تو میں آپ کی وساطت سے اپنے اریگیشن کے منسٹر سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ وہ خصوصی توجہ دیں، آنے والے دنوں میں پھر بارشیں ہو رہی ہیں تاکہ ہم پہلے سے کچھ بندوبست کریں اور ان لوگوں کا مداوا بھی کریں جن جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے اور اس کے لئے پہلے سے کچھ کام کریں تاکہ اور وہ سیلاب سے متاثر نہ ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے لوگوں ہمارے جو زمیندار ہیں، جو کاشتکار ہیں، وہ بہت زیادہ Suffer ہو گئے ہیں، تو میں ادھر فوڈ منسٹر کو یہ بات کہوں گا کہ جو ہماری لوکل گندم میں کچھ جگہ پہ تو بہت بہتر حالات چل رہے ہیں اور وہ گندم لے رہے ہیں لیکن کچھ جگہوں پہ پرابلم آ رہا ہے، تو میں فوڈ منسٹر سے بھی بات کروں گا کہ اس پہ فوری ایکشن لیں اور لوکل لوگوں کو وہ Accommodate کریں تاکہ وہ لوکل لوگوں سے زیادہ سے زیادہ گندم خریدیں، پنجاب سے تو خریدتے ہیں لیکن ہمیں لوکل لوگوں کو زیادہ Accommodate کرنا چاہیئے، ادھر جو لوگ بیٹھے ہیں وہ مختلف حیلے بہانے بناتے ہیں کہ آپ کی گندم ٹھیک نہیں ہے، آپ کا یہ ہے، آپ کا وہ ہے، تو ہمارے جو کاشتکار ہیں وہ بہت زیادہ Suffer ہو گئے، تو میں منسٹر صاحب کو یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس پہ فوری ایکشن لیں اور پہلے اپنے صوبے سے گندم لیں، میں اپنے ضلع کی بات کروں گا نوشہرہ کی، کہ وہ پہلے نوشہرہ والوں سے گندم لیں تاکہ وہ ہمارے زمیندار جو Suffer ہو گئے ہیں ان کا تھوڑا مداوا ہو جائے۔ دوسری بات یہ کہ ہمارے حلقے PK-85 میں بالکل کھیل کود کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے، ہمارے پاس زمین ہے، میں زمین دینے کے لئے تیار ہوں، فخر سے میں کہتا ہوں سپورٹس منسٹر سے، کہ وہ ہمارے حلقے میں Indoor game کے لئے یا Outdoor game کے لئے کچھ وہ منظوری دے دیں تاکہ لوگ منشیات کی طرف توجہ نہ دیں اور وہ گیم کی طرف آئیں، تو میں یقین رکھتا ہوں ان شاء اللہ وہ بھی کوشش کریں گے اور ایک اس پہ ایکشن لیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جی ہمارا مسئلہ ہے، وہ زیادہ تر لوڈ شیڈنگ کا ہے، بیس بیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے اور مرکزی حکومت ہمارے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کر رہی ہے اور جان بوجھ کر جدھر بقایاجات بھی نہیں ہیں، ادھر بھی بیس بیس گھنٹے اور اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے، تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں اس معزز ایوان کی وساطت سے کہ یہ مرکزی حکومت سے پرزور مطالبہ کر دے کہ یہ جو لوڈ شیڈنگ ہے اس میں کوئی یا تو ختم کر دے اور ختم نہیں کرتے تو کم از کم کمی لا دے کیونکہ یہی مرکزی حکومت بجلی ہماری اپنی پیداوار ہے، دو روپے Per unit لیتے ہیں اور پھر ہم پہ واپس چونسٹھ (64) سے ستر (70) روپے تک واپس بھیجتے ہیں

کیونکہ یہ تو آئی ایم ایف کے غلام ہیں، نہ بجلی ہے، نہ گیس ہے اور مرکزی حکومت دن بدن اس کو پانچ پانچ روپے یا دس دس ریٹ بڑھاتی رہتی ہے، تو ہم اس حکومت کو کہتے ہیں کہ یہ غلامی چھوڑو اور ہمیں یہ بجلی، یہ ہماری اپنے صوبے کی پیداوار ہے، تو میں یہی ریکویسٹ کروں گا کہ یہ جو سو (100) تک سو (100) یونٹ تک گھریلو صارفین کو فری بجلی ملنی چاہیئے اور انڈسٹری کو بھی سستی بجلی چاہیئے کیونکہ انڈسٹری چلے گی تو یہ ملک چلے گا، Jobs create ہونگی، تو ہماری انڈسٹری بھی دن بدن یہ بجلی مہنگا ہونے کی وجہ سے بند ہو رہی ہے اور گھریلو صارفین کو بھی بہت تکلیف ہے، تو میری یہی التجاء ہے کہ سو (100) یونٹ تک گھریلو صارفین کے لئے فری کر دی جائے اور انڈسٹری کے لئے سستی بجلی دی جائے تاکہ اس صوبے میں انڈسٹری چلے اور لوگوں کو Jobs ملیں اور یہ ملک چلے۔ تو یہی تھوڑے بہت مطالبات تھے اور میں یہی کہوں گا، اپوزیشن سے بھی کہ یہ عملی اقدامات کا وقت ہے، صرف باتوں سے بات نہیں بنے گی، ان شاء اللہ عملی اقدامات کریں گے اور یہ ہم مرکزی حکومت تو ہماری بالکل آئی ایم ایف کی غلام بن گئی ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ملک زر عالم خان۔

<u>جناب زر عالم خان</u>: ایک منٹ جی، مرکزی حکومت ہماری بالکل آئی ایم ایف کی غلام بن گئی ہے، اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ان شاء اللہ اس ایوان، معزز ایوان کی وساطت سے میں یہ پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ جو ہمارے خان کے ساتھ، جو عمران خان پہ جھوٹے کیسز بنائے ہوئے ہیں اور اس کو جیل میں رکھا ہے، اس کی فوری رہائی کا آرڈر دیں اور اس کو رہا کریں اور اس کو ان شاء اللہ ہم رہائی کے بعد پھر وزیراعظم بنائیں گے اور وہ پاکستان کو دنیا کا طاقتور ملک بنائیں گے، ان شاء اللہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ، بہت شکریہ، بہت شکریہ، تھینک یو، زر عالم خان، زر عالم خان۔

<u>جناب زر عالم خان</u>: میں جناب سپیکر کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے موقع دیا، پانچ دن بعد دیا لیکن دیا موقع ضرور، تو میں اپنے وزیر اعلیٰ کو Appreciate کرتا ہوں، ان شاء اللہ مجھے یقین ہے کہ وہ اس صوبے میں ایسا کام کریں گے ان شاء اللہ کہ سارے لوگ دنگ رہ جائیں گے اور اس نے ایک پلاننگ بنائی ہوئی ہے، ان شاء اللہ سب سے پہلے تو ہم نے حلف لیا کہ یہ صوبہ کرپشن فری ہوگا، تو ان شاء اللہ اس پہ کام جاری ہے اور صوبے کو ترقی دیں گے اور عوام کی دل سے خدمت کریں گے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ، بہت شکریہ، زر عالم خان۔

جناب   زر عالم خان: آپ کا بہت شکریہ، بس اس شعر پہ ختم کرتا ہوں:

ؔ کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

بہت شکریہ، بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب محمد سہیل آفریدی صاحب، ایم پی اے۔

جناب محمد سہیل آفریدی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے میں اپنے قائد، اپنے لیڈر، امام انقلاب، قائد پاکستان تحریک انصاف، تاحیات چیئرمین جناب عمران خان صاحب کا، اپنے حلقے کے عوام کا، جنہوں نے مجھے اور عمران خان کو اتنا پیار دیا کہ جس کی وجہ سے آج میں یہاں پر کھڑا ہوں اور آپ لوگوں سے مخاطب ہوں، میں اپنے وزیر اعلیٰ صاحب اور صوبائی صدر علی امین گنڈاپور صاحب کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں جنہوں نے ہم پر اعتماد کیا، یہاں پر آج اس موقع پر میں اپنے سیاسی استاد جناب مراد سعید صاحب کو بھی یاد کرنا چاہوں گا کیونکہ انہوں نے ہماری سیاست میں Grooming کی ہے، آج وہ اپنی جان کے لئے، اپنی جان کی حفاظت کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہا ہے، تو میں اس ایوان میں اس کو کچھ اشعار پیش کروں گا:

ؔ کہ اس دور کے رسم رواجوں سے
ان تختوں سے ان تاجوں سے
جو ظلم کی کوکھ سے جنتے ہیں
انسانی خون سے پلتے ہیں
جو نفرت کی بنیادیں ہیں
اور خونی کھیت کی کھادیں ہیں
میں باغی میں باغی ہوں
جو چاہو مجھ پر ظلم کرو
جو چاہو مجھ پر ظلم کرو
میرے ہاتھ میں حق کا جھنڈا ہے

میرے سر پر ظلم کا پھندہ ہے
میں مرنے سے کب ڈرتا ہوں
میں موت کی خاطر زندہ ہوں
میرے خون کا سورج چمکے گا
تو بچہ بچہ بولے گا
میں باغی ہوں میں باغی ہوں
جو چاہو مجھ پر ظلم کرو

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے لیڈر ہمارے قائد جو ناحق قید ہیں، جناب عمران خان صاحب، اس کو فی الفور رہا کیا جائے اور ہمارے سیاسی استاد جناب مراد سعید کو جلد از جلد تحفظ دیا جائے اور اس کو منظر عام پر لایا جائے۔ جناب سپیکر! آج فاٹا کی تاریخ کا سب سے مشکل ترین دن ضلع خیبر میں ہے کیونکہ جب پاکستان پر سخت وقت آنے والا تھا تو ہمارے قبائلی ہمارے سابق فاٹا کے نوجوان، بزرگ، ہمارے وہاں کے غیرت مند غیور قبائلی پاکستان کے ساتھ، پاکستانی ریاست کے ساتھ، پاکستانی فوج کے ساتھ چٹان کی طرح کھڑے ہوئے، ان کا ساتھ دیا اور چالیس سال اغیار کو افغانستان کی باؤنڈری Cross کرنے نہیں دی، وہ ڈٹے رہے، وہ لڑے، انہوں نے خون دیا، انہوں نے شہادتیں دیں، وہ پاکستان کے لئے لڑے، جھگڑے، مرے لیکن آج ان غیور قبائلوں کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک ہو رہا، ان کو آج ایسے موڑ پر لا کر کھڑا کیا کہ نہ ہی ان کے ساتھ رہنے کے لئے مکان ہیں، نہ کھانے کے لئے روٹی ہے اور نہ ہی کمانے کے لئے کوئی مزدوری، ان کے ساتھ وعدے کئے گئے کہ ہم آپ لوگوں کو پرامن طریقے سے آپریشن یا یہ انقلاب ختم ہونے کے بعد واپس بھیجیں گے اپنے اضلاع۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب محمد سہیل آفریدی:</u> جناب سپیکر، آج تین دفعہ وعدہ کرنے کے بعد کہ ہم آپ کو پرامن طریقے سے تیراہ بھیجیں گے۔ اور آپ وہاں پر پرامن طریقے سے اپنی رہائش کو جاری رکھ سکیں گے لیکن جناب سپیکر، آج ایک بار پھر ایک وعدہ خلافی کی گئی، ان کے ساتھ جو وعدے کئے گئے، ان سے انحراف کیا گیا آج بھی، تو مجبور ہو کر میرے حلقے کے عوام، میرے غیرت مند آفریدی اپنی مدد آپ تیراہ کی طرف روانہ ہوئے۔ سپیکر صاحب، اس طرح وزیرستان میں بھی ہوا تھا، پھر وہاں پر چھبیس، چھبیس Twenty Six اموات

ہوئی تھیں، شہادتیں ہوئی تھیں، آج بھی میرے حلقے کے لوگ وہاں روانہ ہوئے ہیں لیکن میرے حلقے کے لوگ، میرے غیرت مند قبائلی، میرے غیرت مند آفریدی وہ پرامن ہیں، وہ شرپسند نہیں ہیں، وہ پرامن پاکستان پر، پرامن جدوجہد پر یقین رکھتے ہیں، انہوں نے ناکہ، عسکری قیادت، جو ہماری فورسز ہیں، انہوں نے وہاں پر ناکہ لگایا، وہ وہاں پر ٹھہرے، وہاں سے پرامن طریقے سے ابھی واپس آئے لیکن یہ حل نہیں ہے کہ یہ بندے ہر بار جو ہے، جوان کا حق ہے اس کیلئے بھیک مانگیں گے، دربدر کی ٹھوکریں کھائیں گے۔ میں آج یہاں پر ہماری Concerned authorities سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جو Fata کے merger کے وقت ان سے وعدے کئے گئے، ان وعدوں کو فی الفور پورا کیا جائے۔ ان میں سب سے پہلا مطالبہ جو تھا وہ متاثرین کی واپسی کا تھا، وہ متاثرین کیلئے Compensation کا تھا، وہ متاثرین کیلئے Reconstruction کا تھا، وہ مطالبہ فی الفور پورا کیا جائے۔ اس کے بعد ہم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم ہر سال Merged اضلاع کو سو (100) ارب روپے دیں گے لیکن عمران خان کی حکومت کے علاوہ جب Regime change operation ہوا، نہ اس کے بعد، نہ Interim government میں، نہ یہ ابھی ہمیں لگ رہا ہے کہ ہمیں وہ رقم دیں گے، نہ ہی این ایف سی ایوارڈ میں ان کو یاد ہے کہ کوئی Merged اضلاع بھی ہیں اور ان کو کوئی حصہ دینا ہے، تو ہم مطالبہ کرتے ہیں، جتنے بھی Merged اضلاع کے پارلیمنٹیریز ہیں، کہ یہ ہمیں ضرور دیا جائے۔ اس کے علاوہ ہماری بجلی کا مسئلہ ہے، پرسوں جناب سپیکر، فنانس منسٹر، فیڈرل فنانس منسٹر تقریر کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ فاٹا پر اور پاٹا پر ٹیکس لگے گا Seventeen percent، کیونکہ یہاں پر سب اضلاع میں یا سب صوبوں میں ٹیکس لگ رہا ہے Seventeen percent، تو جو ہمارے Industrialists ہیں وہ گلہ کر رہے ہیں کہ اگر آپ ان کو ٹیکس کی چھوٹ دیں گے تو ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکیں گے، اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے کہ ان لوگوں پر یہ وقت آئے کہ ان کے گھر گر جائیں، ان پر چالیس سال دہشتگردی رہے، ان پر چالیس سال پرائی جنگ کو مسلط کیا جائے، ان کے گھر تباہ ہوں، ان کے کاروبار تباہ ہوں، ان کے بچے چار دیواری، جن سکولوں میں چار دیواری نہ ہو، زمین پر بیٹھ کر وہ وہ سبق یاد کریں، ان کی مائیں، بہنیں دو دو دو کلو میٹر سر پر پانی لائیں، تب وہ پھر ہمارے ساتھ مقابلہ کریں۔ ہم پسے ہوئے لوگ ہیں، اس ریاست کیلئے ہم نے مسلسل قربانیاں دی ہیں لیکن آج تک ریاست نے ہمیں ایک چیز بھی نہیں دی، ایک Compensation بھی نہیں دی لیکن آج بھی ہم نعرہ لگا رہے ہیں کہ پاکستان زندہ باد، پاکستان زندہ باد، (تالیاں) تو پھر پاکستان زندہ باد

نعرہ اگر ہم لگاتے ہیں تو پاکستانی ریاست کو، ان کے حکمرانوں کو یہ چاہیئے کہ وہ ہمیں وہ حق دیں جو باقی پاکستان کو دے رہے ہیں، ہمیں پرامن Merged اضلاع چاہئیں، جتنے بھی ہیں، ہم سے جو وعدے کئے گئے تھے Merger کے دوران، وہ سارے پورے کئے جائیں۔ اگر بہر حال یہ نہیں ہوتا اور آج وہ ہمارے تیراہ کے متاثرین جو باقی جگہوں کے واپس جاچکے ہیں لیکن ان کو راجگال جانے نہیں دیا جارہا، تو جناب سپیکر، راجگال میں کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے، وہاں پر قیمتی معدنیات ہیں جن کو چھپایا جارہا ہے، وہاں پر قدرتی وسائل ہیں، وہاں پر جنگلات ہیں جن کو کاٹا جارہا ہے، تو ان شاء اللہ وتعالیٰ بطور ان کا نمائندہ، بطور وہاں کا ایم پی اے ان شاء اللہ وتعالیٰ میں آواز اٹھاؤں گا، پھر چاہے اگر سامنے وزیراعظم ہو یا کوئی جرنیل ہے، ان شاء اللہ وتعالیٰ میں ان کے حق کیلئے لڑوں گا اور ان کا حق ان سے چھین کے لوں گا ان شاء اللہ وتعالیٰ۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ ۔

قرارداد

Mr. Speaker: Mr. Shafi Ullah Jan, MPA, to please move the resolution to constitute the Standing Committees. Mr. Shafi Ullah Jan, MPA, please.

Mr. Shafi Ullah Jan: I want to present resolution, under rule 193 of the Provincial Assembly.

This Assembly resolves under the sub rule (1) of rule 193 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the Speaker, Provincial Assembly may be empowered to constitute Standing Committees, without holding elections. The Assembly further resolves that sub rule (2) of rule 154 and sub rule (2) of rule 193 may be suspended, under rule 240 and the Speaker may also be empowered to appoint Chairmen of the Standing Committees, so constituted by him. This Assembly also resolves that the Speaker may further be empowered to make changes in composition of the Standing Committees in future, as and when necessary. Thank you.

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is adopted unanimously.

ادریس خان نہیں ہیں۔ انور زیب خان۔ جناب آنریبل انور زیب خان ایم پی اے۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2022-23 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب انور زیب خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اے اللّٰه! خاص ستا عبادت کوؤ او خاص ستا نه مدد غواړو۔ شکریه ډیر محترم سپیکر صاحب، چې ماله مو په دې مقدس ایوان کښې د خبرو کولو موقع را کړه۔ چونکه دا خو سپلیمنټری بجټ دے او په سپلیمنټری بجټ باندې ډیرې زیاتې خبرې اوشوې، دا خو د Caretaker government او د امپورټډ حکومت هغه ګندونه دی چې نن ئے مونږه صفا کوؤ خو دا زمونږه مجبوری ده ځکه چې دا صوبه چلول دی، د دې بجټ د پاس کیدونه بغیر زمونږ صوبه نه چلیږی خو سپیکر صاحب، زما دا یو درخواست دے د دې ټول ایوان د طرف نه چې یو آزاد کمیشن دې جوړ کړے شی چې په دې دیارلس میاشتو کښې کومې پیسې او کوم فنډونه ریلیز شوی دی، آیا دا فنډونه چرته اولګیدل، دا په کومه کهاته کښې لاړل؟ داد کرپشن ښکار شو او که چرته ترقیاتی کارونه هم په دې باندې او شو؟ زه د عمران خان شکریه اداکوم چې په دویم ځل باندې ئے په ما باندې اعتماد اوکړو، بیا د خپلې حلقې د عوامو، د PK-20 د ډسټرکټ باجوړ، د هغوی شکریه اداکوم چې په مونږه باندې ئے اعتماد اوکړو، په دویم ځل باندې سپیکر صاحب، په ما اعتماد اوشو او دې اسمبلئی ته راغلو او دې اسمبلئی ته د Merger نه بعد چې مونږ دې اسمبلئی ته راغلو نو زمونږ د عوامو زمونږ نه ډیر زیات توقعات وو، ولې چې کله په 2018 کښې د سرتاج عزیز په مشرئ کښې کومه کمیټی جوړه شوه او په هغې کښې د قبائلو سره کومې وعدې اوشوې نو مونږه ډیر زیات خوشحاله وو چې زمونږه دا پسماندګی به ختم کړے شی، چونکه فیډرل ګورنمنټ اووه اویا کاله فاټا هم دغسې پسمانده ساتلې ده ایکس فاټا او مزید ئے هم پسمانده ساتل غواړی، زمونږ په Ongoing کارونو کښې چې ځلور ځلور کاله اوشو، زما د یو داسې پسمانده حلقې سره تعلق دے سپیکر صاحب، چې په 2024 کښې د بجلئی کهمبایوه نه ده لګیدلې، مونږ ته بجلی نشته دے،

مونږ ته سړک نشته دے، مونږ ته هسپتال نشته دے، زه د يو داسې حلقې نمائندګی کومه، نو زه به خا مخا د خپلې حلقې د عوامو مسائل او Overall زمونږد Merged اضلاع چې څومره ملګروخبرې اوکړلې د Merged اضلاع نه، د باجوړنه واخله د وزيرستان پورې زمونږه مسائل، زمونږه پسماندګی دا يو شان ده سپيکر صاحب، مونږ به ترڅو پورې دا پسماندګی برداشت کوؤ؟ مونږ به ترڅو پورې زمونږه ځوانان به پنډئ ته او لاهور ته او کراچئ ته د پالش پيټئ به ئے غاړې ته اچولې وی او پالش به کوی؟ آيا مونږ پاکستانيان نه يو،آيا مونږه د دې پاکستان وفادار نه يو؟ دې قبائلو چې د دې ملک د پاره چې کله هم پرې سخته او تکليف راغلے دے، صف اول د خپل فوج نه مخکښې مونږ د خپلې خاورې حفاظت کړے دے۔ د Merger نه مخکښې سوله سو کلوميټر بارډر دے د ا دې غيرتی قبائلو په خپل ټوپک په خپل کارتوس باندې ساتلے دے خو قبائلو ته د هغې په ځائې باندې کومه سزا ملاويږی؟ دهشت ګردی ده، بد امنی ده، Target killing دے، د ټولو نه اول مطالبه خو سپيکر صاحب، زمونږ دا ده چې مونږ په قبائلی خاوره کښې امن غواړو، د څو پورې چې زمونږ په قبائلو کښې امن نه وی بحال شوے نو ترقی ممکن نه ده چې هلته دې ترقی اوشی، مونږ ته د هر څه نه مخکښې امن پکار دے، يو ځل بيا د سوچې سمجهې منصوبې تحت په قبائلو کښې يو نوے جنګ شروع کيدو والا دے، مونږ دې څوک دا ځل په دې باندې نه مجبوروی، دا ځل مونږه IDPs نه جوړيږو چې زه به يا په جلوزو کښې پروت يم، زه به يا په صوابئ کښې پروت يم، زه به د خپل حق د پاره د خپلې خاورې د حفاظت د پاره، نه خپله خاوره پريږدم، نه خپل ډسټرکټ پريږدم، پرون يو نوې واقعه شوې ده سپيکر صاحب، د ټولو ممبرانو په نوټس کښې ئے راوستل غواړم، هغه مشران چې زمونږه هغه شمله ور زمونږه د جرګو ښکلا وه، زمونږ د ډيرو ښکلا وه، هغوی د دې ملک د پاره قربانی ورکړله او هغه شهيدان شو، د پرون نه په هغه مشرانو پسې چې د سيکيورټی د پاره ئے دوه دوه کسان ورکړی وو، په هغوی پسې نوټسې شوې دی چې ستاسو نه سيکيورټی واپس کيږی، ولې واپس کيږی؟ په دې وجه واپس کيږی چې په نو (9) مئی باندې دوئ کوم خلق راغوښتے وو چې يره په نو (9) مئی باندې چې په دې ملک کښې پاکستان

تحریک انصاف څه کړی دی، د هغه خلاف تاسو جلسه اوباسئی، تاسو جلوس اوکړئ، هغه مشرانو ته دا خبره جائز ښکاره نه شوه چې په نو (9) مئی کښې خو زمونږ سره زیاتے شوے دے، زمونږ د لیډر سر ه زیاتے شوے دے، زمونږ د ورکرانو سره زیاتے شوے دے، پچیس ورکران زمونږه شهادتونه ورکړی دی، په هغه بنا باندې زمونږ د مشرانو نه سیکیورټی اغستې کیږی۔ زه منتخب نمائنده یم د دې ایوان، ماته هم نوټس راکړے شوے دے چې ته سیکیورټی واپس کړه، دوه کسان ئے ماته پریښی دی چې نوره سیکیورټی ته واپس کړه۔ آیا سپیکر صاحب، دا د سوتیلی ماں جیسا سلوک دا به د کوم وخته پورې قبائل برداشت کوی؟ امپورټډ حکومت دوئ چې د قبائلو د پاره دا کوم آواز پورته کوی، د سرتاج عزیز کمیټی او دا Merger چې شوے دے، دا هم د دې امپورټډ حکومت د دې نواز شریف په حکومت کښې شوې دے، د قبائلو سره چې کومې وعدې شوې دی، ته نن په ګورنمنټ کښې ناست ئې، ته چې په ما باندې د بجلئی، یو غریب سړی کنډه اچولې ده او په ما باندې د د چور لیبل لګولے دے، نو د ټولو نه غټ غلاں خو تاسو یئی چې ټول عمرمو د قبائلو په حقوقو باندې د دې غریبې صوبې په حقوقو باندې ډاکا اچولې ده، بیا هم د پی ټی آئی مینډیټ چراؤ کړے دے، په فارم سینتالیس باندې چې کوم ممبران راغلی دی، مونږه د هغوی په پر زور الفاظو سره مذمت کوؤ، دغسې ممبر ماته نه دے پکار او زه به درته د هغې زنده مثال درکړم سپیکر صاحب،سنی سنائی خبرې درته نه کوم، هغه خبرې چې هغه کومې شوې دی، زما د PK-20 او د PK-21 چې د انجینئیر اجمل خان حلقه ده، مونږ ګټلې سیټونه وو، دوئ فارم سینتالیس Show کړو او چې دا څان ته د اسلام نام نهاد ټهیکه داران وائی، د جماعت اسلامی د Candidate د پاره ئے د کامیابئی نوټیفیکشن جاری کړو خو قبائل خپل حق غواړی په جرګه باندې خو چې په جرګه راسره خپل حق اونه منې نو بیا په زور خپل حق شم اغستے څنګه چې مې درنه واغستو، دواړه سیټونه مو ترې په زبردستئی باندې اغستی دی، د فارم سینتالیس ممبرشپ مونږ ته بالکل ناقابل قبول دے، مونږ ته دې خپل مینډیټ ملاؤ شی، که هغه په پنجاب کښ چراؤ شوے دے، که هغه په بلوچستان کښې چراؤ شوے دے، که هغه په سندھ کښې چراؤ شوے دے او که هغه په KP کښې

چراؤ شوے دے ، مونږه خپل مینډیټ غواړو ، دا مینډیټ دا د عوامو مینډیټ دے ، دا مینډیټ عوامو پاکستان تحریک انصاف ته ورکړے دے ، چې په شانګله کښې څه اوشو، په کومه طریقه باندې زما Candidate هراؤ شو او په کومه طریقه باندې د فارم سینتالیس د پاره د کومو خلقو د پاره د هغوی د پاره چې نوټیفیکیشنزاوشولې۔ دویمه خبره سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: انورزیب خان، بس Sum up کړه۔

جناب انورزیب خان: دوه منټه به سر، اخلم، دوه منټه اخلم، بس سر، خبره خپله راخلاصومه، یو منټ سر، زمونږ ه د Merged اضلاع د پولیس سره چې کومه رویه روانه ده، "آدھاتیتر آدھا بٹیر" زما سابقه لیویز خاصه دار فورس، نه ورته د پولیس مراعات ملاویږی او نه لیویز خاصه دار پاتې شو، په کاغذونو کښې خو د پولیس ګرځولې دی خو آیا د پولیس چې د شهداء کوم پیکیج دے یا د هغو ی کوم مراعات دی، زما قبائلو ته ولې نه ملاویږی؟ د دې اسمبلئی نه په 2018 کښې د سابقه سپیکر صاحب په وینا باندې او د سابقه سی ایم محمود خان په وینا باندې دلته د دې اسمبلئی په چوک کښې دهرنا وه چې هغې له یو زه او یو شفیق آفریدی، یو دا انجینئر اجمل خان د حکومت په وینا باندې لاړو، د هغوی سره مونږ مذاکرات اوکړل، د هغوی سره مونږ خبرې اوکړې، د هغوی دهرنا مونږ ه ختم کړله خو چې زمونږ سره کومه وعده اوشوله، بیا سابقه منسټر شاه محمد خان د ټرانسپورټ منسټر چې کوم وو، زمونږه یو کمیټی جوړه شوله چې په هغې کښې زه او هغه وو، یو پکښې شاه محمد وزیر صاحب وو، یو پکښې زه وومه او زمونږ سره پکښې د هوم ډیپارټمنټ نه کسان وو، په هغې کښې باقاعده چې زمونږ په حیلو بهانو باندې زمونږه کوم خلق Dismiss کړے دے په یو ناروا طریقه باندې په هغې کښې باقاعده فیصله اوشوله خو څلور کاله اوشو، شپږ کاله چې زمونږ هغه پولیس ته او هغه سابقه لیویز خاصه دار فورس ته هغه حقوق نه ملاویږی۔ سپیکر صاحب، یو ځل بیا به مونږه په احتجاج باندې مجبوریږو، د خپلو حقوقو د پاره او زه په خپل سی ایم علی امین ګنډا پور باندې، زه ورته خراج تحسین پیش کوم، زه پرې فخر کوم، دوئ وائی چې نازیبا الفاظ ئے استعمال کړل، دا خبره ئے اوکړه او هغه ئے اوکړه، قبائل سره چې ته دا ظلم کوې، ته ماله

زما حق نه راکوي، آيا زه به زور استعمالومه که نه؟یو اشاره پکار ده د سی ایم صاحب، ټوله خیبر پختونخوا او ټول قبائل ستا سره او ستا د حکومت سره د موجوده حکومت سره په KP کښې شانه به شانه به مونږ د خپل حق د پاره راواوځو او مونږه به اودريږو۔ سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ،انورزیب خان۔

جناب انورزیب خان: په درې کاله کښې سپیکر صاحب، یو منټ سر، یو کلومیټر روډ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا منټ ختمیږی نه کنه۔

جناب انورزیب خان: یو کلومیټر روډ زما سر، نه دے Black top شوے، زه به خپلې حلقې ته عوامو ته، په تیر ځل خو دا بهانه مونږه جوړه کړه چې کرونا سیچویشن راغلو او ټوله دنیا ئے Disturb کړه، اوس به خپل عوامو ته زه په کومه طریقه باندې مخامخ کیږم؟ یو د پولیس مسئله، د لیویز خاصه دار فورس مسئله، دا مونږه فوری طور د دې حل غواړو۔ فنانس منسټر صاحب ناست دے، کوم حق چې د مردان د صوابئی او د پشاور د پولیس جوړیږی، دا زما د Merged اضلاع د دې پولیس جوړیږی چې دوئ قربانیانئ ورکړې دی او زما دا درخواست دے چې کوم زما د مشرانو نه سیکیورټی اغستې ده، په پرزور الفاظو کښې مذمت کوم، د دې مشرانو په وجه باندې قبائلو کښې امن راغلے دے، (تالیاں) دې مشرانو ته دې دا سیکورټی واپس شي۔ سپیکر صاحب، ډیره مهربانی، ډیره مننه، ډیرې مسئلې پاتې شولې خو راروان بجټ کښې به خپل مسائل هم ان شاءالله مخې ته کوؤ د Merged اضلاع د پاره به ان شاءالله خبره کوؤ۔ عمران خان زنده باد، پاکستان پائنده باد۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت شکریہ سر، تھینک یو۔ اچھا،اس طرح ہے جوآ گے بجٹ آ رہاہے،اس میں صرف بجٹ پہ ہی پھر باتیں ہونگی، یہ تقریریں نہیں ہونگی بجٹ پہ کمنٹس مجھے چاہیئے ہونگے اس پہ۔ جناب فضل حکیم خان۔

<u>جناب فضل حکیم خان یوسفزئی(وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی ماحولیات وجنگلات):</u> بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔جنا ب سپیکر صاحب، زه شکریه ادا کوم د ټائم راکولو او ان شاءالله کوشش کوم ډیر شارټ خبرې اوکړم۔ بجټ دے جی، ما ریکویسټ کړے هم وو او اوس هم تاسو ته ریکویسټ کوم چې زمونږ ضلع کښې یونیورسټیانې دی، کار راوان دے نو هغې کښې زمونږ منسټر صاحب ناست دے چې هغې کښې پکار دا دے چې یره انجینئرنګ یونیورسټی، لائیو سټاک دے ، ایګریکلچر دے چې هغې کښې هغه فنډونه پکار دا ده چې زمونږ حصه په دیکښې اوکړی۔ سیکنډ خبره به زه دا اوکړمه جی، چې څنګه مونږ ته 2024 کښې کوم عوام را اوتل، خاصکر غریبانان خلق نوجوانان را اوتل د دې د پاره ئې مونږ ته ووټ راکړو چې کوم لیډر زمونږ په جیل کښې دے ، عالم اسلام لیډر دے ، د ټولې دنیا لیډر دے ، یو ایمانداره لیډر دے ، ورسره زمونږ نور زمونږ مراد سعید، د هغه سره زمونږه نور لیډران په جعلی ایف آئی آرو کښې بند دی، نو زه ریکویسټ کوم چې هغه جعلی ایف آئی آرز ختم شی او زمونږ هغه لیډران کوم چې د دې وطن وفادار دی، هغه دستی رااوځی۔ تهرډ زه دا خبره کوم جی جناب سپیکر صاحب، زمونږ په ملاکنډ ریجن کښې څنګه چې زماورور خبره اوکړه چې یره زماد حلقې خلق اوس هم په لاهور کښې او په پنډئ کښې او په یو ځائے کښې ډیر تلی دی مسافر دی، هغه نوکریانې کوی۔ دغه شان زمونږ د ملاکنډ ریجن چې څومره خلق دی، دا ټول خیبرپختونخوا که تعداد واخلې نو د ټولو نه زیات خلق زمونږ د ملک نه بهر دی، مزدوریانې کوی۔ بیا نور هم په ملک هغې کښې چې څومره پاتې دی، ډیر غریبانان خلقو اکثریت دے ، دلته فیکټریانې لګیدلې دی، ملاکنډ ته خلقو راوړی، سوات ته خلقو راوړی، اوس وفاقی حکومت په هغې باندې ټیکس لګوی او هغه ټیکس چې اولګوی په مونږ باندې، مونږ دا نه وایو چې مونږ ټیکس نه ورکوؤ، مونږ بې شکه چې په ملک کښې اوسیږو، ټیکس به ورکوؤ خو مونږ د هغه ټیکس جوګه نه یو، طاقت مو دومره نشته جناب سپیکر صاحب، چې هغه مونږه برداشت کړو او برداشت د څه وجې نه چې کم از کم زمونږ په ضلع کښې دوه سوه کسان، درې سوه کسان په یو یو انډسټری کښې

کار کوی او هغه کار هغه انډسټریانې چې ختم شی جناب سپیکر صاحب، او کله لاهور ته لاړ شی،

(اس مرحلہ پر جناب عدنان خان، رکن اسمبلی نے کورم کی نشاندہی کی)

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے، تو انعام صاحب، (سینیئر ایڈیشنل سیکرٹری سے)۔

(اس مرحلہ پر گنتی ہو رہی ہے)

(کورم پورا نہیں ہے)

جناب سپیکر: گھنٹیاں بجائیں دو منٹ کے لئے، میں جناب شہریار آفریدی صاحب کو جو ہمارے ہر دلعزیز رہنما ہیں، ان کو گیلری میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گن لیں جی۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی ہو رہی ہے)

جناب سپیکر: Confirm کریں، یہ نہ ہو پھر بعد میں کہیں یہ پورے نہیں تھے، اڑتیس، کورم ٹھیک ہے جی۔ جناب فضل حکیم خان۔

(تالیاں)

وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی ماحولیات وجنگلات: جناب، شکریه سپیکر۔ یو پیره بیا او خپل ممبران صاحبان هم، جناب سپیکر صاحب، چونکه بس کله چې د قوم خبره راشی نو خامخا زمونږ قابل قدر ایم پی اے صاحب وائی چې یره تعداد کم دے، بهرحال بنه خبره وه چې خدائے پاک هغه پورا کړو۔ زما مقصد د خبرې دا دے جناب سپیکر صاحب، ټیکس خبرې ته راځمه چې هلته درې سوه څلور سوه کسان د بهر نه خلق راغلی دی، څه زمونږه لوکل خلق دی، هغوی ځان له انډسټریانې کهلاؤ کړې دی، کوم میټیریل چې راوړی، هغه د لاهورنه راوړی، د کراچئی نه راوړی، د بهر صوبو نه راوړی او هغه دلته راځی کار پرې کیږی، د دې وجې نه دلته ټیکس نه وی نو هغه مال بیا دلته لوکل هم نه خرڅیږی، زمونږ په ریجن کښې او بیا هم هغه مال بیا لاهور ته اوړی، کراچئی ته ئے اوړی، نو زه دا خبره کوم، که هلته هم ټیکس ورکوی، کراچئی کښې، په اسلام آباد کښې یا مطلب دا دے په

پنډئ کبنې یا په لاهور کبنې نو ما ته څله په سوات کبنې انډسټریانې کهلاوهی، د سوات نه به انډسټریانې راواخلی، هلته به لاړ شی، ما ته به د یو یو انډسټریانو نه درې سوه څلور سوه کسان فارغ شی، مونږ ته به دلته ناست وی، حکومت وخت سره دا ګارنټی دوئ اغستے شی چې هغوی ته به روزګار ورکړی، چې روزګار نه شی ورکولے ، په 2008 کبنې مونږه کوم تکلیفونه برداشت کړی وو، هغې واحد وجه څه وه؟ زمونږ دهشت ګردی چې راغلې وه، هغه صرف او صرف د بې روزګارئ د وجې نه وه چې خلق بې روزګاره ناست وو چې د هغوی په کور کبنې ډوډئ نه وه، د هغوی سره روزګار نه وو، د هغوی سره وسائل نه وو، نو هغه اولګیدل ظاهره خبره ده ټوپک او تمانچه ئے راواغستله نو ځکه د دې یره ده، یره زما سره ده، الله دې نکړی داسې نه که زمونږ په ریجن کبنې بې روزګاری سیوا شوه، زمونږ په سوات کبنې بې روزګاری د ټیکس د وجې نه سیوا شوه او که څه اوشول، دا وفاقی حکومت به زه په دې فورم وایم چې دا به زمونږ ذمه وار ځکه وی چې مونږ د دهشتګردئ نه ځان ساتو، مونږوایو چې انصاف راشی او انصاف هله راځی چې ته خپل قوم Stable کړې، ته خپل قوم ته روزګار ورکړې، نو په مونږ ته ټیکس اولګیدو، نو زما د دنیا په لکهؤ خلق به بې روزګاره شی، زه به هغه چرته لیږم، چرته به ئے Stable کوم؟ زما قابل قدر ایم این اے صاحب ناست دے، زه هغه ته هم ریکویسټ کوم چې هغه په قومی اسمبلئ کبنې دا آواز اوچت کړی ځکه زمونږ د مالاکنډ ریجن ایم این اے ګان به هم اوچتوی او مونږ به ان شاءالله تعالیٰ په ورځ دوه کبنې قرارداد هم دلته راوړو خو ډیر ظلم به زمونږ سره اوشی ځکه چې زمونږ سره ډیره زیاته بې روزګاری ده۔ زه شکریه ادا کوم، ټائم ډیر نه اخلم، ډیره مننه، ډیره شکریه۔ السلام علیکم۔

(اس مرحلہ پر جناب عدنان خان، رکن اسمبلی نے دوبارہ کورم کی نشاندہی کی)

جناب سپیکر: دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائیں، دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔ دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: کورم ٹوٹ گیا جی۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Tuesday, 21st May 21, 2024.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 21 مئی 2024 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)